الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 15

جمعۃ المبارک 12؍دسمبر 2008ء

14؍ذوالحجہ 1429 ہجری قمری ❁ 12؍فتح 1387 ہجری شمسی

شمارہ 50

نمازوں کے لئے صف بندی کی برکت

حضرت ابوجحیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صف میں کوئی خالی جگہ دیکھ کر اس کو پُر کیا اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بڑھائے گا۔ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا اور اس سے مغفرت کا سلوک فرمائے گا۔

(مجمع الزوائد جلد 2 صفحہ 91)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روز روشن کے ظہور سے پہلے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرستادوں پر سخت سخت آزمائشیں وارد ہوں اور ان کے پیرو اور تابعین بھی بخوبی جانچے اور آزمائے جائیں۔

ابتلاء اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچاوے اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھادے۔

''روز روشن کے ظہور سے پہلے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرستادوں پر سخت سخت آزمائشیں وارد ہوں اور ان کے پیرو اور تابعین بھی بخوبی جانچے اور آزمائے جائیں تا خدا تعالیٰ سچوں اور کچوں اور ثابت قدموں اور بزدلوں میں فرق کر کے دکھلا دیوے ؎

عشق اوّل سرکش و خونی بود ۔۔۔ تا گریزد کہ بیرونی بود

...... یہ ابتلاء اس لئے نازل نہیں ہوتا کہ ان کو ذلیل اور خوار اور تباہ کرے یا صفحۂ عالم سے ان کا نام و نشان مٹا دیوے کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن ہی نہیں کہ خداوند عزّوجلّ اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے اور اپنے سچے اور وفادار عاشقوں کو ذلّت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے بلکہ حقیقت میں وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچادے اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھادے۔ یہی سنت اللہ ہے جو قدیم سے خدائے تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے۔...... اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے انہوں نے پالئے۔ ابتلاء نے ان کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگا دی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں اور سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں''۔

(سبز اشتہار روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 457-459)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5؍دسمبر 2008ء کو مسجد بیت الہادی دہلی (انڈیا) میں خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''اس سال خلافت جوبلی کے حوالے سے ہر احمدی میں نیا جذبہ ہے۔ مختلف ملکوں کے جلسہ سالانہ بھی ہو چکے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں۔ قادیان کا جلسہ سالانہ بھی دسمبر کے آخر میں مقرر کیا گیا ہے اور اس میں شمولیت کے لئے بڑے جذبہ سے دنیا میں احمدیوں نے کوشش کی اور تیاریاں بھی کی ہیں۔ لیکن گزشتہ دنوں ظالم لوگوں نے اس ملک میں ممبئی میں جو دہشت گردی کی واردات کی ہے، اس نے پورے ملک میں ایک بے چینی پیدا کر دی ہے۔...... بہرحال ان حالات کی وجہ سے جو یہاں آج کل ہیں مَیں نے باہر سے آنے والے احمدیوں کو روک دیا ہے اور بلا استثناء ہر ایک کو مَیں پھر واضح کر دوں کہ باوجود اپنی بڑھی ہوئی خواہش کے باہر سے کسی نے اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے نہیں آنا۔ اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے گا تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ موقع مل جائے گا۔ ہمیں تعلیم بھی یہی دی گئی ہے اور دعا بھی یہی سکھائی گئی ہے کہ ہمیشہ ابتلاؤں اور مشکلات سے بچنے کے لئے دعا کرو اور ان جگہوں سے بھی بچو''۔

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

مسجد خدیجہ برلن کا خطبہ جمعہ سے باقاعدہ افتتاح۔ برلن میں مسجد کی تعمیر کے لئے مختلف مساعی کا تاریخی حوالہ سے تذکرہ۔ احمدی مسلم خواتین کی قربانیوں اور مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے افراد جماعت پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا روح پرور بیان۔

مَیں نے مسجد دیکھی اور خلیفہ کا خطبہ سنا ہے۔ آج میری زندگی میں سب سے زیادہ خوشی کا دن ہے کہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے خلیفہ کو دیکھا ہے اور پھر بات بھی کی ہے۔ میرے کانوں نے خلیفہ کی آواز سن لی ہے۔ اب مَیں کسی وقت بھی مر جاؤں لیکن یہ خوشی ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی۔

(مسجد خدیجہ کے افتتاح کے موقع پر ایک 76 سالہ خاتون کے حضور انور سے ملاقات کے بعد دلی تأثرات)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں، ایک جرمن خاتون کی بیعت اور سلسلہ احمدیہ میں شمولیت۔ مسجد کی تعمیر کے لئے غیر معمولی طور پر وقار عمل کرنے والے احباب میں تقسیم سندات خوشنودی۔ مسجد کے افتتاح کی وسیع پیمانے پر پریس اور الیکٹرانک میڈیا میں تشہیر۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

17؍اکتوبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد خدیجہ'' برلن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نماز جمعہ کے ساتھ سرزمین برلن پر تعمیر ہونے والی سابقہ مشرقی جرمنی میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ''مسجد خدیجہ'' کا افتتاح ہو رہا تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اور افتتاح کے اس مبارک پروگرام میں شمولیت کے لئے صبح سے ہی ملک بھر سے احباب جماعت برلن پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ ایک بڑی تعداد تو دو روز قبل ہی پہنچ چکی تھی۔ بعض لوگ دور دراز کے علاقوں سے دو دو دن کے سفر بذریعہ سڑک طے کر کے اس تاریخی افتتاح میں شمولیت کے لئے پہنچے۔ آج ہر چہرہ، ہر نفس خوشی و مسرت سے معمور تھا اور اس کا سَر اللہ کے حضور جھکا ہوا تھا کہ اس کی زندگی میں یہ تاریخی دن آیا، ایک ایسا دن آیا جو آئندہ کے لئے ایک عظیم الشان انقلاب کا پیش خیمہ ہے اور برلن کی اِس مسجد کے ساتھ بہت سی کامیابیاں اور فتوحات وابستہ ہیں اور نئے علاقوں میں کامیابیوں کے دروازے کھلنے والے ہیں۔ آج کے اس تاریخی افتتاح میں ہمسایہ ممالک سے آنے والے احباب بھی شامل ہو رہے تھے۔ انتظامیہ نے جگہ کی تنگی کی وجہ سے مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب کی تعداد کو محدود رکھا تھا۔ پھر بھی حاضری ہزار سے تجاوز کر گئی تھی۔ مسجد کے دونوں ہال اور Lobbies، مسجد کا صحن، مختلف مارکیز اور دیگر جگہیں سب نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔

TV، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔ صحافی، جرنلسٹ سبھی آج کی اس تقریب کی کوریج کے لئے منتظر تھے اور مختلف زاویوں سے مسجد کی ویڈیوز بنا رہے تھے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد خدیجہ میں خطبہ جمعہ کے لئے تشریف لے گئے۔ آج کا خطبہ برلن کی سرزمین سے MTA پر Live ساری دنیا میں دکھایا جا رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ التوبہ کی درج ذیل دو آیات تلاوت فرمائیں۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّكٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ (التوبة:18)

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۔اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ (التوبة:71)

اور فرمایا: الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر اپنے فضل کی بارش کا ایک اور قطرہ آج اس مسجد کی صورت میں ہم پر گرایا ہے۔ ملک کے مشرقی حصّہ میں یہ ہماری پہلی مسجد ہے۔ برلن شہر جو یہاں کا دارالحکومت بھی ہے اس کی ایک اپنی اہمیت ہے۔ جرمنی اور خاص طور پر اس شہر میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ حقیقی اسلام کا پیغام پہنچنے کی تاریخ جیسا کہ آپ جانتے ہیں 86 سال پرانی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یہاں احمدی مبلغین آئے تھے اور ان کی رپورٹوں کے مطابق جرمن قوم میں بڑی سعادتمندی پائی جاتی تھی اور حقیقی اسلام کو سمجھنے کی طرف ان کی اُس وقت توجہ تھی۔ بہرحال یہاں اس شہر میں اور اس ملک میں جو ابتدائی مبلغین آئے تھے ان کی جو کوششیں تھیں، ان کا بھی مَیں ذکر کر دیتا ہوں کیونکہ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ ان کی یادیں وابستہ ہیں۔ یہاں احمدیت کی ترقی کے بارے میں اس شہر سے بھی اور اس ملک سے بھی کس حد تک وہ پُر امید تھے، یہ ان کی بعض رپورٹوں سے پتہ لگتا ہے اور مَیں یہ ذکر اس لئے کرنا چاہتا ہوں تا کہ نوجوانوں ، بچوں اور نئے آنے والوں کو بھی جو اس ملک میں رہ رہے ہیں یا دنیا کے کسی بھی ملک میں رہتے ہیں اپنی تاریخ کا کچھ پتہ لگے، تا کہ ان مبلغین کے لئے دعا کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جو ہمارے ابتدائی مبلغین تھے جنہوں نے شروع میں بڑی قربانیاں کیں اور مختلف ممالک میں گئے۔ جو اپنے ملکوں سے نکلے تھے اور پھر مختلف جگہوں پر رہے۔ اِس زمانہ میں جماعت کے مالی وسائل تو بہت اچھے ہیں اور اُس زمانے میں تو وسائل بھی نہیں تھے لیکن ان لوگوں کی احمدیت کے لئے بے لوث خدمت کا جذبہ اور انتھک محنت انہیں وسائل نہ ہونے کے باوجود ہر جگہ متعارف کروا دیتی تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان لوگوں کی دعاؤں کی طرف بہت توجہ تھی اور اس وجہ سے وہ جماعت کی ترقی کے بارے میں پُر امید بھی بہت زیادہ تھے۔

1922ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جرمنی میں مشن کے قیام کا فیصلہ فرمایا اور مولوی مبارک علی صاحب بنگالی بی اے کے بارے میں یہ فیصلہ ہوا کہ وہ جرمنی جائیں اور وہاں مشن کا آغاز کریں۔ مولوی مبارک علی صاحب 1920ء سے لندن میں بطور مبلغ کے اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر 1922ء میں وہ لندن سے برلن آ گئے۔ پھر آپ کی معاونت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو بھی جرمنی جانے کے لئے منتخب فرمایا اور وہ بھی 26 نومبر 1923ء کو قادیان سے جرمنی کے لئے روانہ ہوئے اور 18 دسمبر 1923ء کی صبح یہاں برلن پہنچے۔

جرمنی پہنچ کر محترم مولوی مبارک علی صاحب کی ابتدائی کوششوں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے کس قدر کامیابی نصیب ہوئی۔ اس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 2 فروری 1923ء کے خطبہ میں فرمایا کہ ان کی رپورٹیں نہایت امید افزا ثابت ہوئیں بلکہ ان کو تو اس ملک میں کامیابی کا اس قدر یقین ہو گیا کہ وہ متواتر مجھے لکھ رہے ہیں کہ وہاں فوراً ایک مسجد اور مکان بنوایا جائے اور یہ اس طرح ممکن ہے کہ چھ ماہ مَیں خود وہاں چلا جاؤں۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو کہا کہ آپ خود وہاں آ جائیں جس کے نتیجہ میں انہیں جلد کامیابی کی امید ہے کہ قلیل عرصہ میں دنیا میں اہم تغیرات ہو سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو خود جرمنی جانے پہ انشراح نہیں تھا لیکن دوسری تجویز کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ان کی اس درخواست کو کہ اس جگہ فوراً ایک مسجد اور سلسلہ کا ایک مکان بن جائے تو بہت کامیابی کی امید ہے نظر انداز کر دینا میرے نزدیک سلسلہ کے مفاد کو نقصان پہنچانے والا تھا۔ اس لئے مَیں نے اس کے متعلق ان کو تاکید کر دی ہے کہ وہ فوراً زمین خرید لیں۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت موصول ہونے پر مولوی مبارک علی صاحب نے اس طرف توجہ دی اور فوری طور پر برلن شہر میں دو ایکڑ زمین خرید لی گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ برلن میں مسجد کے لئے زمین کا انتظام ہو جانے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 2 فروری 1923ء کو یہ تحریک فرمائی کہ مسجد برلن کی تعمیر احمدی خواتین کے چندہ سے ہو۔ اس کے لئے حضورؓ نے 50 ہزار روپیہ تین ماہ میں اکٹھا کرنے کا اعلان فرمایا۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد یہ سب سے پہلی مالی تحریک تھی جس کا خلاصتاً تعلق مستورات سے تھا۔ اس تحریک میں احمدی خواتین کے مطمح نظر کو یکسر اتنا بلند کر دیا کہ ان میں اخلاص و قربانی اور فدائیت اور للّٰہیت کا ایسا زبردست ولولہ پیدا ہو گیا کہ جس کی کوئی مثال نہیں تھی۔

اُس وقت تو ہندو پاکستان ایک تھا۔ وہاں کی لجنہ نے، خاص طور پر قادیان کی لجنہ نے ایسی مثال قائم کی کہ اس سے پہلے وہاں کی تاریخ میں ایسی مثال نہیں ملتی۔ اُس زمانہ میں جو ایک انقلابی صورت پیدا ہوئی تھی لجنہ کی ایکٹیوٹیز (activities) میں اور خاص طور پر اس تحریک کے لئے قربانی میں، ایسی قربانیاں قرون اولیٰ میں نظر آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس زمانے کی جو جاگ لگی ہوئی ہے، آج تک اس کی مثالیں ملتی رہتی ہیں۔ اُس وقت احمدی عورتوں نے نقد رقمیں اور طلائی زیورات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کئے۔ پہلے دن ہی 8 ہزار روپے نقد اور وعدوں کی صورت میں قادیان کی احمدی عورتوں نے یہ وعدہ پیش کیا اور یہ رقم عطا کی اور 2 ماہ کے تھوڑے سے عرصہ میں 45 ہزار روپے کے وعدے ہو گئے اور 20 ہزار روپے کی رقم بھی وصول ہو گئی۔ پھر کیونکہ اخراجات کا زیادہ امکان پیدا ہو گیا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کی مدت بھی بڑھا دی اور ٹارگٹ بڑھا کے 70 ہزار روپے کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورتوں نے اس وقت 72 ہزار 700 کے قریب رقم جمع کی۔ بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ 5/اگست 1923ء کو مسجد برلن کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جس میں جرمنی کے وزیر داخلہ اور وزیر برائے رفاہ عامہ، ترکی اور افغانستان کے سفراء، متعدد اخبار نویس اور بعض دیگر معززین شامل تھے اور مہمانوں کی تعداد 400 تھی اور احمدی اس زمانے میں صرف چار تھے۔ یہ اُس وقت حال تھا لیکن اتنے وسیع تعلقات تھے۔ یہ تھی اُس وقت کے مبلغین کی کوشش کہ اتنے وسیع تعلقات تھے اور یہ سب بڑی بڑی شخصیات اُس وقت مسجد کی بنیاد کے لئے تشریف لائیں اور بہرحال مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

لیکن کیونکہ اقتصادی حالات یہاں کے بہت خراب ہو گئے تھے، جنگ عظیم کا اثر ظاہر ہونا شروع ہوا تو وہی جو خیال تھا کہ 50-60 ہزار میں مسجد بن جائے گی اس کا اندازہ خرچ 15 لاکھ روپیہ پہ لگایا گیا۔ اتنے اخراجات پورے کرنا جماعت کے وسائل کے لحاظ سے بہت ناممکن تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فیصلہ فرمایا کہ دو مراکز کو چلانا بہت مشکل ہے، ایک لندن والا بھی اور ایک برلن میں بھی۔ تو 1924ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ برلن مشن کو ان حالات کی وجہ سے بند کر دیا جائے کیونکہ مالی وسائل بھی نہیں ہیں اخراجات بھی نہیں پورے ہو سکتے، حالات یہاں بہت خراب ہو گئے تھے۔ لیکن وہ جو عورتوں نے، احمدی خواتین نے قربانیاں کی تھیں، وہ رقم حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر لندن بھیج دی گئی اور وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد فضل لندن تعمیر ہوئی۔ پھر یہاں 1948ء میں دوبارہ شیخ ناصر احمد صاحب آئے تھے جنہوں نے ہمبرگ میں مشن شروع کیا۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا کہ سفر کی سہولتیں بھی ہیں اور جماعت کے مالی حالات بھی بہتر ہیں۔ اُس زمانے میں سمندری سفر ہوتا تھا۔ مکرم ملک غلام فرید صاحبؓ کو سفر میں 22 دن لگے تھے۔ یہ وہی حضرت ملک غلام فرید صاحب ہیں جنہوں نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور مختصر نوٹس جن کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نوٹس پر ہے اور اسی طرح انگریزی کا ترجمہ و تفسیر ''فائیو والیوم'' (Five Volumes) بھی انہوں نے کیا ہوا ہے۔ گو اس کے لئے ایک کمیٹی تھی لیکن اس کا زیادہ کام اور اکثر کام آپ نے کیا اور حضرت ملک صاحب بڑے پڑھے لکھے اور انگریزی علم پر بڑی مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے قرآن کریم کے الفاظ کی ڈکشنری بھی تیاری کی تھی لیکن وہ شائع نہیں ہو سکی۔ اب گزشتہ سال اس کو مکمل کر کے شائع کروایا گیا ہے اور ملک صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔

اسی طرح مولوی مبارک علی صاحب کا بھی تعارف کرا دوں۔ وہ ابتدائی مبلغ تھے یہاں آئے۔ انہوں نے 1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے تھے اور 1917ء میں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقف زندگی کی تحریک فرمائی تو جن 63 نوجوانوں نے اپنے نام پیش کئے اُن میں مولوی مبارک علی صاحب بھی تھے۔ آپ نے 1969ء میں بنگلہ دیش میں وفات پائی۔ بوگرا (Bogra) میں مدفون ہیں۔ تو یہ تھے دو ابتدائی مبلغ جو یہاں آئے اور ان کے تعلقات باوجود وسائل کی کمی کے کس قدر وسیع تھے، یہ مَیں آپ کو بتا چکا ہوں۔

اب جو مربیان اور مبلغین ہیں ان کو بھی اپنے جائزے کے لئے پرانے مبلغین کے جو واقعات اور رپورٹیں ہیں وہ ضرور پڑھنی چاہئیں تو بہرحال ان بزرگوں نے یہاں انتھک محنت کی۔

اُس وقت تو حالات کی وجہ سے جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ مسجد باوجود کوشش کے نہ بن سکی۔ لیکن قادیان اور ہندوستان کی لجنہ کی جو قربانی تھی وہ رائیگاں نہیں گئی۔ اُس رقم سے مسجد فضل تعمیر ہو گئی اور آج اِس مسجد کی جو تاریخی اہمیت ہے وہ بھی سب پر واضح ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اُس وقت کی احمدی خواتین کی قربانی اتنی سچی تھی اور اس کی قبولیت کے لئے دعائیں اِس درد کے ساتھ انہوں نے کی ہوں گی کہ ایک مسجد تو انہوں نے اپنی زندگی میں بنالی اور دوسری مسجد کی تعمیر میں ہو سکتا ہے آج ان کی نسلیں شامل ہوئی ہوں۔ لیکن بہرحال وہی جذبہ جو اُن ابتدائی خواتین کی قربانی کا تھا وہ آج بھی کچھ حد تک لجنہ میں دین کی خاطر قربانی میں ہمیں نظر آتا ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ان کی دعائیں تھیں جنہوں نے اپنی نسلوں میں بھی یہ جذبہ پیدا رکھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مسجد جو اس وقت موجودہ مسجد ہے 17 لاکھ یورو میں تعمیر ہوئی ہے۔ جس میں سے 4 لاکھ یورو کے علاوہ 13 لاکھ جرمنی کی لجنہ نے دیا ہے اور 4 لاکھ جو باہر سے آیا ہے اس میں سے بھی زیادہ بڑا حصہ لجنہ UK کا ہے۔ 17 لاکھ یورو کو اگر آپ پاکستانی روپوں میں بدلیں، یہ مَیں پاکستانیوں کے لئے بتا رہا ہوں تو 19 کروڑ روپے کے قریب بنتا ہے۔

پس آج یہ قربانی کرنے والیاں جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ یہ مسجد تعمیر کر سکیں۔

حضور انور نے اس مسجد کے کوائف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اُس زمانہ میں تو دو ایکڑ رقبہ مل گیا تھا لیکن اس کا یہ کُل پلاٹ، 4 ہزار 790 مربع میٹر ہے جو ایک ایکڑ سے کچھ زیادہ ہے اور اس پر جو رقبہ تعمیر کیا گیا ہے وہ ایک ہزار 8 مربع میٹر ہے۔ اسی طرح باوجود پابندیوں کے 13 میٹر مینارہ کی اجازت مل گئی۔ 168 مربع میٹر کے دو ہال ہیں یعنی کل 336 مربع میٹر کے مسجد کے ہال ہیں۔ اس میں 4 کمروں کا ایک فلیٹ ہے۔ اس کے علاوہ جو گھر بنائے گئے ہیں، ایک دو کمروں کا ہے۔ ایک کمرے کا گیسٹ ہاؤس شامل ہے۔ 4 دفتر ہیں۔ لائبریری ہے۔ کانفرنس کا کمرہ ہے اور بچوں کے لئے ایک چھوٹا سا پارک بنانے کا ان کا ارادہ ہے۔ تھوڑی سی پارکنگ بھی ہے۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں اس کی مخالفت بھی یہاں بہت ہوئی لیکن آہستہ آہستہ لگتا ہے مخالفت اب ٹھنڈی پڑتی جا رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آئے گا کہ خود ہی ٹھنڈی ہو جائے گی جب یہاں سے انشاء اللہ تعالیٰ امن، پیار اور محبت کا پیغام دنیا میں ہر طرف پھیلے گا۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر20

مولانا چوہدری محمد شریف صاحب کی فلسطین میں آمد

مولانا محمد سلیم صاحب قریباً دو سال فلسطین میں رہے ان کے بعد مولانا محمد شریف صاحب حیفا تشریف لائے۔ آپ 7ستمبر 1938ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور 24ستمبر 1938ء کو حیفا پہنچے۔ آپ بلاد عربیہ میں قریباً 18 سال تک تبلیغ احمدیت میں مصروف رہنے کے بعد 15دسمبر 1955ء کو ربوہ میں واپس آگئے۔

ہم ذیل میں آپ کے دور میں تبلیغ احمدیت کے تاریخی حالات اور ایمان افروز واقعات کے تذکرہ کریں گے۔ مضمون کے تسلسل اور قارئین کرام کی دلچسپی کی خاطر اس عرصہ میں دیگر مقامات پر عربوں میں تبلیغ کے تاریخی حالات وواقعات کا بیان مولانا محمد شریف صاحب کے دور کے بعد کیا جائے گا۔

اس دور کے بیشتر تاریخی حالات و واقعات حضرت چوہدری محمد شریف صاحب کی سیرت وسوانح کے بارہ میں ایک غیر مطبوعہ تالیف سے ماخوذ ہیں جسے مکرم محمود منیر صاحب نے تیار کیا ہے۔

1938-39ء میں فلسطین کے حالات

جب چوہدری محمد شریف صاحب بلاد عربیہ اور فلسطین میں تبلیغ اسلام کے لئے گئے۔ تو وہاں پر جو تبلیغی اور دوسری مشکلات تھیں ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے تحریر فرمایا۔

’’فلسطین (جہاں ہمارے مشن کا مرکز ہے) کے حالات سے آپ اچھی طرح واقف ہیں کہ آج کل یہ ملک کن کن مشکلات اور مصائب میں سے گزر رہا ہے۔ ہر روز بیسیوں آدمی قتل ہوتے ہیں اور سینکڑوں قید خانوں میں ٹھونسے جاتے ہیں۔ اور روزانہ کم وبیش دو تین تختہ دار پر لٹکائے جاتے ہیں۔ ہزاروں تک یتیموں کی تعداد پہنچ چکی ہے اور اقتصادی لحاظ سے نہ صرف اہل فلسطین ہی حیران ہیں بلکہ حکومت برطانیہ بھی تنگ آچکی ہے۔ اس لئے آئے دن کوئی نہ کوئی کمیشن مقرر کرتی رہتی ہے تاکسی نہ کسی طرح اس مصیبت سے نجات حاصل کرے۔ چنانچہ گزشتہ ایام میں ایک خاص کانفرنس بھی لندن میں منعقد کر کے اس قضیہ کی اہمیت واضح کر چکی ہے اور جہاں اس نے اس قضیہ کو ختم کرنے کے لئے یہ کام کئے ہیں وہاں سارے فلسطین میں آمدورفت کا سلسلہ بھی بند کر رکھا ہے۔ اگر کوئی شخص قلیل وقت کے لئے بھی کسی گاؤں یا شہر میں جانا چاہے تو اب (کیونکہ اس سے قبل عربوں کی طرف سے ایسا کرنے کی اجازت نہ تھی اور اگر کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کرتا تھا تو عرب اسے گولی کا نشانہ بنا دیتے کہ یہ قوم کا دشمن ہے)۔ کمانڈر انچیف افواج برطانیہ متعینہ فلسطین سے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے پر جا سکتا ہے اور پھر اگر سرٹیفکیٹ حاصل بھی کر لے تو ایک مسلم کے لئے سفر کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ عربوں کی کاریں اور بسیں بوجہ احکام امتناعی بند ہیں اور یہود کی لاریوں میں سفر کرنا اس کے لئے اتنا ہی ممنوع ہے جتنا کہ حکومت کے نزدیک عربوں کی لاریوں کا سفر۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہاں اس وقت تبلیغ کے راستے میں کس قدر مشکلات ہیں۔

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ 1938-39ء)

صبر آزما حالات

آپ کا دور تبلیغ بڑے صبر آزما حالات میں گزرا۔ عربوں اور یہودیوں کی کشمکش پہلے سے زیادہ نازک

مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین کے ہمراہ بعض عرب احمدی احباب

حالت اختیار کر گئی۔ اسی دوران آپ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا جو ناکام ہو گیا۔ فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کی خانہ جنگی جب انتہاء کو پہنچ گئی تو نومبر 1947ء میں اقوام متحدہ کی طرف سے تقسیم فلسطین کے فیصلے کا اعلان ہوا اور پندرہ مئی 1948ء کو اسرائیل حکومت قائم ہوگئی اور ہر طرف قتل وغارت کا بازار گرم ہو گیا۔ جہاں ہزاروں بے گناہ عرب مارے گئے اور لاکھوں بے خانماں ہوئے۔ حیفا اور کبابیر باقی ملک سے کٹ گیا اور متعدد احمدی جماعتیں ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 404-405)

وسائل کی کمی

حالات کی خرابی کی وجہ سے تبلیغی سرگرمیاں مجلّہ البشریٰ اور دیگر لٹریچر کی اشاعت تک ہی محدود ہو کر رہ گئی تھیں۔ احمدیہ مشن کے کاموں کو چلانے کے لئے آپ بڑی محنت شاقہ سے آپ کام کرتے رہے۔ وسائل کی کمی کے باعث بہت سے ایسے کام جن کے لئے علیحدہ ملازم رکھنے کی ضرورت تھی۔ چوہدری صاحب بذات خود انہیں انجام دیتے تھے۔ ایک طرف ماہوار رسالہ البشریٰ کی ادارت کا کام اور دوسری طرف دیگر کتب وٹریکٹس اور اشتہارات کا احمدیہ پریس کبابیر میں روز افزوں طباعت کا کام کرتے ہوئے بسا اوقات ایک بچی کو انہوں نے پہلو میں اٹھایا ہوتا اور ایک ہاتھ سے کاغذ وغیرہ پریس میں رکھتے۔ جبکہ ایک چمڑے کے پٹہ کے ذریعہ پریس کو چلانے میں اپنے پاؤں سے مدد لیتے اور بسا اوقات بعض بچوں کو بھی ساتھ پڑھا رہے ہوتے تھے اور پریس کے چلانے کے دوران تھوڑا تھوڑا وقت نکال کر ان کو روزمرہ کا سبق بھی پڑھا رہے ہوتے تھے۔

قابل تحسین قربانی

پریس کا کام خاصا مشقت طلب تھا اور خاصا وقت اس پر ہی صرف ہو جاتا تھا اور آپ اسوقت بالکل اکیلے تھے۔ آپ کے ساتھ کوئی مددگار نہیں تھا اور گزارہ الاؤنس جو آپ کو ملتا تھا وہ غالباً پانچ پاؤنڈ تھا۔

اس لئے آپ نے وہاں کے صدر جماعت جو بہت پرانے غالباً پہلے احمدی تھے ان کا نام محمد صالح تھا۔ ان کے بھائی احمد صالح کو اپنے ساتھ کام کرنے کے لئے رکھ لیا اور اپنے گزارہ الاؤنس میں سے ڈیڑھ پاؤنڈ اسٹرلنگ ان کو ادا کیا کرتے تھے اور مرکز پر کسی قسم کا بوجھ نہیں ڈالا بلکہ اپنے الاؤنس سے ان کو بھی دیتے تھے اور خود بھی گزارہ کرتے تھے۔

احمدیہ پریس اور رسالہ البشریٰ

اس وقت پہلا ہی پرانا اور مختصر سا پریس موجود تھا جو محترم حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری سابق مبلغ بلاد عربیہ نے کبابیر میں اپنے وقت میں (1932ء-1936ء) میں قائم کیا تھا لیکن وہ بھی متروک الاستعمال اور مقفل ہو چکا تھا آپ نے نومبر 1938ء میں درست کرا کے اسی سے رسالہ البشریٰ شائع کرنا شروع کیا۔ جو آپ کے زمانہ قیام تک باقاعدگی سے آپ کی ادارت میں نکلتا رہا۔

(از تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 506)

آپ کے دور میں یہ رسالہ بلاد عربیہ فلسطین، شرق الاردن، سوریا، لبنان، عراق، حجاز، مصر، جزیرہ العرب خصوصاً اور دیگر ممالک مثلاً البانیہ، ارجنٹائن، شمالی امریکہ، اور مشرقی ومغربی افریقہ میں بھی جہاں جہاں عربی سمجھی جاتی تھی بھجوایا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں کوشش کی گئی کہ کسی نہ کسی طرح ان ممالک کی مشہور لائبریریوں اور مشہور جرائد اور چیدہ چیدہ لوگوں تک بھی پہنچ جائے تاکہ کوئی سعید روح شاید اس طرح ہدایت پا جائے۔

(ماخوذ از سالانہ رپورٹ 1938-39ء)

چوہدری محمد شریف صاحب کا ایک بہت بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے رسالہ البشریٰ شائع کر کے تبلیغ احمدیت کو وسیع تر کر دیا خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا نہایت اعلیٰ اثر قلوب پر پڑا۔ چنانچہ ہر ماہ ایسے خطوط کافی تعداد میں موصول ہوتے تھے جن میں اس نیک مساعی کا نہایت اعلیٰ الفاظ میں شکریہ ادا کیا جاتا تھا۔

ایک دوست کا عراق سے خط موصول ہوا جس میں انہوں نے رسالہ کی شاندار خدمت اسلام کو خراج تحسین پیش کیا اور ایک دینار محض اس کی امداد کے لئے ارسال کیا۔

(ماخوذ از سالانہ رپورٹ 1938-39ء صدر انجمن)

ایک معزز عرب السید عبدالرشید نے کویت سے مولانا چوہدری محمد شریف صاحب کے نام رسالہ البشریٰ پڑھنے کے بعد لکھا:

......قرأناهابأجمعها وفهمنا ماحوته من حسن النظام ولذيذ الكلام والصّواب، فلقد فتحت بأنفسنا مجالالتقويم الدين الاسلامى ولقد صدق ظنُّنا بكم وبحُسن أعمالكم وبمعجزاته (المسيح الموعود) عليه السلام ......انى سارسل الى خليفة الإسلام الثانى معاهدتى......، وأسأل الله التوفيق، فالحمد لله علىٰ ذلك۔

(الفضل 17فروری 1944ء صفحہ 4)

ان کے خط کا خلاصہ یہ ہے کہ رسالہ البشریٰ ہم نے سارے کا سارا پڑھ لیا ہے اور اس کے جملہ مواد یعنی عمدہ ترتیب اور دلچسپ مضامین اور حقیقت پر مبنی امور کو سمجھ لیا ہے۔ اس نے تو ہمارے لئے دین اسلام میں راہ پا جانے والی خرابیوں کو درست کرنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ آپ کے اور آپ کے نیک کاموں کے متعلق ہمارا حسن ظن درست ثابت ہوا ہے نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات پر بھی یقین قائم ہو گیا ہے۔ لہذا میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں بیعت ارسال کر رہا ہوں۔

تعلیم وتربیت کی ایک جھلک

مولانا محمد شریف صاحب تعلیم و تربیت کے ذریعہ بھی کئی وجودوں کی اصلاح کا ذریعہ بنے۔ حیفا و کبابیر میں باقاعدہ ہفتہ واری اجلاس، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تفسیر کبیر کے درس کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا خطبہ جو (The way to victory) کے نام سے موسوم ہوا۔ جس میں حضور نے اپناروپا لیبیا اور مصر کے متعلق بیان فرمایا اور مقامات مقدسہ کے محفوظ و مامون رہنے کے متعلق دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا۔ وہ حیفا پہنچا تو انہی دنوں میں ترجمہ کر کے احباب کو سنایا گیا۔ ان دنوں محوری اسکندریہ کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے۔ مگر حضور کی دعا کے بعد حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ محوریوں کو پسپا ہو کر مصر سے نکلنا پڑا جس پر مخلصین سلسلہ کے ایمان میں بے انتہا ترقی اور اضافہ ہوا۔

(ماخوذ از الفضل 9دسمبر 1942ء صفحہ 6)

اشاعت لٹریچر

مولانا محمد شریف صاحب نے بہت سالٹریچر اور

کتابیں شائع کیں اور انہیں مختلف عرب ممالک میں ارسال کیا۔ اس کام سے احمدیت کی طرف بہت زیادہ رجوع پیدا ہوا۔ حضرت مولانا صاحب نے اپنے دور تبلیغ میں حضور علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتابیں شائع کیں۔

عربی کتب مسیح موعود علیہ السلام میں سے "تحفه بغداد، حمامة البشریٰ، نجم الهدیٰ، لجة النور، حقیقة المهدی، مکتوب احمدالیٰ علماء الهند وغیرها من البلاد الاسلامیه (عربی حصہ انجام آتھم) الهدی والتبصرة لمن یریٰ"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتب کے تراجم شائع کئے: تجلّیات الٰہیہ، لیکچر سیالکوٹ، الوصیت۔

علاوہ ازیں حضرت خلیفہ ثانیؓ کی مندرجہ ذیل کتب کے تراجم شائع کئے: تحفہ شہزادہ ویلز، نظام نو، اسلام اور دیگر مذاہب، (مؤخر الذکر دو کتابوں کے مترجم جماعت احمدیہ مصر کے پریذیڈنٹ الاستاذ محمد بسیونی ہیں)۔

مندرجہ ذیل تالیفات کر کے شائع کیں: 'التَّاوِیْلُ الصَّحِیحُ لِنُزُوْلِ المَسِیحِ، أَسْئَلَةٌ و اَجْوِبَةٌ، کَشفُ الغطاء عَنْ وَجْهِ شریْعة البَهَاءِ، محمّدٌ رّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتمُ النّبیّین ومُفْتِی الدِّیار المصرِیَّة، نداءُ المُنَادِیُ (چار حصے) ان کے علاوہ بڑی تعداد میں عربی اور عبرانی تبلیغی ٹریکٹ شائع کئے۔ (الفضل 5/اگست 1942ء، تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ506)

جماعت احمدیہ مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے

حیفا کی اسلامی لاء کورٹ نے احمدیوں کی نکاح خوانی سے انکار کر دیا تھا۔ انکا اصرار تھا کہ جماعت احمدیہ کوئی ایک مسلمان علماء اسلام سے خارج جماعت سمجھتے ہیں۔ مکرم چوہدری شریف صاحب نے یہ معاملہ بیت المقدس میں موجود مجلس الإسلامی الأعلیٰ تک پہنچایا۔ جس کا فیصلہ آپ کے حق میں ہوا اور اس مجلس نے تمام عدالتوں کو ہدایت جاری کردی کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے۔ لہذا آئندہ سے اس فیصلہ کے مطابق عمل کیا جائے۔

(ملخص از تاریخ احمدیت جلد4 صفحہ531)

چوہدری محمد شریف صاحب اس واقعہ کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہاں یہ قانون ہے کہ مسلمانوں کا نکاح عدالت شرعیہ کی اجازت کے بعد رجسٹرڈ نکاح خواں ہی پڑھ سکتا ہے۔ گذشتہ پندرہ سال سے احمدیوں کے نکاح بھی اسی طرح پڑھے جاتے تھے۔ اب کے دسمبر 1942ء میں دو احمدی افریقن کی طرف سے سرکاری شرعی فارم پُر کر کے عدالت شرعیہ حیفا میں اجازت عقد نکاح کے لئے پیش کیا گیا۔ مگر قاضی عدالت شرعیہ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اور افریقن کو کہا کہ جب تک تم "مسلمان" نہ ہو تمہارا نکاح پڑھا نہیں جا سکتا اس پر خاکسار نے ڈسٹرک کمشنر حیفا سے ملاقات کی۔ مجلس الإسلامی الأعلیٰ سے بھی خط و کتابت کی۔ آخر آٹھ ماہ کی لمبی چوڑی خط و کتابت اور ڈسٹرکٹ کمشنر سے دو تین ملاقاتوں کے بعد اب مسلم سپریم کونسل نے قاضی شرعی حیفا کے حکم کو غلط قرار دے دیا گیا۔ اور یہ فیصلہ صادر کیا ہے کہ احمدی مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ ہیں اس لئے حسبِ دستور سابق احمدیوں کے نکاح پڑھے جایا کریں۔ چنانچہ وہ نکاح جس کا انعقاد آٹھ ماہ سے رکا ہوا تھا۔ اب قاضی شرعی حیفا کے بھی حکم سے ہو چکا ہے اور یہ احمدیت کی دوسری فتح ہے"۔ والحمدللہ علیٰ ذلک۔

(الفضل 26/اکتوبر 1943ء صفحہ4)

واقعی یہ چوہدری محمد شریف صاحب کا بہت بڑا کارنامہ ہے جو آپ نے اپنا فرض سمجھتے ہوئے ادا کیا اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر سے بہتر جزا دے۔ آمین۔

اور صرف یہی نہیں کہ مولانا صاحب نے ایک بہت بڑی مشکل کو حل کیا اور یہ اس عرصہ کے جملہ مبلغین کرام کی ایک بے مثال خوبی تھی کہ ان کے اعلیٰ سطح کے افسران اور ذمہ دار افراد کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہوتے تھے۔ بلکہ جب آپ کمشنر صاحب کے پاس گئے تو اس مشکل کو پیش کرنے کے علاوہ اسلامی لٹریچر بھی پیش کیا اور بعد ازاں کئی کتب بذریعہ ڈاک بھیجی گئیں۔

(ملخص از الفضل 13/مارچ 1943ء صفحہ3)

دعوت مقابلہ اور مخالفین کا فرار

مولانا محمد شریف صاحب نے جنوری 1947ء میں پیٹری آرک آف انطاکیہ کو خصوصاً اور فلسطین و شام کے پٹری آرکوں اور بشپوں کو عموماً چیلنج دیا کہ وہ بیت المقدس میں اسلام اور عیسائیت کے اختلافی مسائل کی نسبت تقریری اور تحریری مناظرہ کر لیں۔ یہ چیلنج عراق، مصر، شام، لبنان وغیرہ کے اخبارات میں شائع ہوا۔ مگر انہیں میدان مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ ہو سکی۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ507)

جماعت احمدیہ چیلنج قبول کرتی ہے

مولانا محمد شریف صاحب اپنی ایک رپورٹ (بابت جنوری تا اپریل 1947ء) میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس سال کے شروع ہونے پر اللہ تعالیٰ نے احمدیت کا نام تمام بلاد عربیہ میں مشہور کرنے اور اس کی اشاعت کے لئے اپنی طرف سے راستے کھولنے کا سامان فرمایا۔ جس کے لئے اس کی طرف سے ایک خاص تحریک پیدا ہوئی۔ جس سے عربی صحافت میں احمدیت کا چرچا لوگوں کے لئے جاذب نظر بنا رہا۔ یعنی عیسائیت کے رومن کیتھولک کے فرقہ مارونیہ (جس کی لبنان میں اکثریت ہے) کے پیٹری آرک (بشپ) مشرق وانطاکیہ نے ایک مجلس میں اعلان کر دیا کہ سب اہل مذاہب کا دعویٰ ہے۔ کہ انہی کا مذہب سچا ہے اگر وہ اس دعوے میں سچے ہیں تو میرے ساتھ مباحثہ و مناظرہ کریں تا حقیقت آشکارا ہو جائے کہ کیا ان کے مذاہب سچے ہیں یا عیسائیت۔ یہ اعلان شام کے دو تین اخبارات میں شائع ہوا۔ مگر کسی شامی یا لبنانی امام و عالم نے اس کا جواب نہ دیا۔ اس پر جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں پٹری آرک کی دعوت کی منظوری کا اعلان کرتے ہوئے اس کے سامنے تین شرائط مناظرہ پیش کئے۔ اور بیت المقدس میں مناظرہ کرنے کی دعوت دی۔ اس اشتہار کو تمام بلاد عربیہ میں کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ حکومتوں کے پریذیڈنٹوں اور وزراء سے لے کر عوام تک یہ اشتہار پہنچایا گیا۔ اس اشتہار کے شائع ہونے پر تمام مسلم پبلک نے اسے اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔ اور اس کا نہایت اعلیٰ خیر مقدم کیا۔

بلاد عربیہ کے تمام مشہور و معروف اخبارات نے اس پر بہت اچھے رنگ میں ریویو لکھے۔ چنانچہ روزنامہ "آخر دقیقة"، "الأخبار"، "العلم"، "البلد"، "المصری"، "العرفان" وغیرہ چھ جرائد نے اس پر نوٹ لکھے اور پٹری آرک کو مناظرہ میں نکلنے کی دعوت دی۔

عراق کے اخبار "الشرق" اور "نصیر الحق" نے اور مصر کے اخبار "الإسلام" نے اسے لفظ بلفظ شائع کیا اور ہر طرف سے جماعت احمدیہ کی دینی غیرت اور خدمات کے اعترافات شائع کئے۔ اور متعدد مبارکباد دی اور دعاؤں پر مشتمل خطوط خاکسار کو موصول ہوئے اور احمدیت کا نام نہایت شاندار طور پر زبان زد خلائق ہو گیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

(الفضل 8/جولائی 1947ء صفحہ4)

یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں رسالہ البشریٰ میں شائع شدہ متعدد عربی اخبارات کی خبروں میں سے دو کے مختصر لیکن مبنی برحق تبصرے یہاں نقل کر دیئے جائیں:

❁......شام کے اخبار "آخر دقیقة" نے اپنی 18/ربیع الأول 1366ھ کی اشاعت میں لکھا:

تلقینا من حیفا من الأستاذ محمد شریف المبشر الإسلامی الأحمدی نشرة یشیر فیها إلی ما نشرته جریدتَی "المنار" و "آخر دقیقة" من تصریحات غبطة البطریرک المارونی وتحدیه الأئمة و العلماء لمناقشته فی الشؤون الدینیة۔

ویقول الأستاذ محمد شریف أن الجماعة الأحمدیة تقبل هذا التحدی، وهی علی استعداد لأن تناقش غبطته فی تعالیم الدیانتین۔

والمعروف عن الأحمدیین أنهم یبشرون بالدیانة الإسلامیة فی جمیع أقطار العالم، وهم علی استعداد دَوماً لمناقشة الأمور الدینیة وإقناع المتشککین أو المتحاملین۔

یعنی ہمیں احمدی مسلم مبلغ مولانا محمد شریف صاحب کی طرف سے حیفا سے ایک اشتہار موصول ہوا ہے جس میں مکرم مولانا موصوف اخبار "المنار" اور "آخر دقیقة" میں شائع ہونے والے مارونی پیٹری آرک کے دینی امور میں مناظرہ کے چیلنج کا ذکر کیا ہے۔

مکرم محمد شریف صاحب کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ اس چیلنج کو قبول کرتی ہے۔ اور جماعت دونوں مذاہب (اسلام اور عیسائیت) کی تعلیم کے مابین موازنہ کے موضوع پر مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

❁......آگے اخبار اپنی طرف سے لکھتا ہے کہ:

احمدیوں کے بارہ میں یہ بات مشہور و معروف ہے کہ وہ پوری دنیا میں دین اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں اور دینی امور کے بارہ میں مباحثہ و مناظرہ کے لئے اور لوگوں کے شکوک وشبہات اور اعتراضات کے ازالہ کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

❁......شام کے ہی ایک جریدہ "الأخبار" نے ابتدائی تفصیل لکھنے کے بعد تحریر کیا:

والذی نعرف أن الجماعة الأحمدیة دافعت عن الدیانیة الإسلامیة وبشرت لها فی جمیع أنحاء العالم۔

(الأخبار 9/ فروری 1947ء)

یعنی جماعت احمدیہ کے بارہ میں جو بات ہم بخوبی جانتے ہیں یہ ہے کہ یہ دین اسلام کے دفاع اور پوری دنیا میں تبلیغ اسلام پر کمربستہ ہے۔

(ماخوذ از مجلہ البشریٰ شمارہ ذوالقعدہ ذوالحجہ 1366ھ)

عذرِ گناہ......

مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فرماتے ہیں:

"مارونی پٹری آرک پر خدا تعالیٰ نے ایسا احمدیت کا رعب ڈالا کہ اسے سوائے بہانہ سازی کے اور کوئی راہ اپنے بچاؤ کی نظر نہ آئی۔ چنانچہ اس نے ایک عیسائی اخبار کے ذریعہ اپنے متبعین کی دلی زبان سے یہ اعلان کروا دیا کہ اس چیلنج کے مخاطب دیگر مذاہب کے لوگ نہیں تھے بلکہ صرف عیسائیت کے فرقوں کے پیشوا ہی مراد تھے۔

مخالفت بھی صداقت کی ایک علامت ہوتی ہے۔ اس پیٹری آرک کے چیلنج کو ہمارا قبول کر لینا اور اسے بیت المقدس میں مناظرہ کے لئے بلانا ہمارے بعض مخالفوں کے لئے سوہانِ روح بن گیا۔ چنانچہ انہوں نے اخبار "المنار" کے ذریعہ جو شام کا ایک نوزائیدہ اخبار ہے ہمارے اثر کو زائل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے احمدیت کے خلاف ہرزہ سرائی کی۔ جس کا جواب "جریدہ المنار و البطریرک المارونی" کے نام سے برادرم السید رشدی آفندی البسطی پریذیڈنٹ جماعت حیفا کی طرف سے شائع ہوا۔ اور شام و فلسطین میں شائع کیا گیا۔ اور اشتہار کا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے بہت اچھا اثر ہوا۔ اور مخالفوں کی یہ تدبیر کہ ہم کسی طرح اپنے مسلمان بھائیوں سے ہی الجھ کر رہ جائیں کارگر ثابت نہ ہوئی۔ فالحمدللہ۔

(الفضل 8/جولائی 1947ء صفحہ4)

چوہدری محمد شریف صاحب اس چیلنج کی تاثیر کی بابت ایک اور رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار نے اوائل 1947ء میں مادر نائٹ پٹری آرک آف انطاکیہ کو خصوصاً اور یہاں کے پٹری آرکوں اور بشپوں کو عموماً چیلنج دیا کہ وہ اسلام اور مسیحیت میں مختلف فیہ مسائل پر بیت المقدس میں پندرہ روز میرے ساتھ تقریری اور تحری مناظرہ کریں۔ اور یہ چیلنج عراق، مصر، شام ولبنان وغیرہ کے عربی اخبارات میں شائع ہوا۔ اور تمام پادریوں اور بشپوں کو ارسال کیا گیا۔ مگر وہ سب ایسے خاموش ہوئے کہ گویا ان میں زندگی کی روح نہیں۔ وذلک من فضل اللہ۔ ہماری ان حقیر کوششوں پر اللہ تعالیٰ نے یہ ثمر مرتب فرمایا کہ عیسائیت کی تبلیغ کو یہاں سخت دھکا لگا اور عیسائیت کی منادی ان کے خداوند کی زمین میں بھی مسیح محمدی کی برکت سے ختم ہو گئی۔ اور اب یہاں غیر احمدی مسلمان علماء عیسائی پادریوں سے یہ مباحثہ کرنے لگے ہیں کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے بلکہ اپنی طبعی موت سے واصل بحق ہوئے۔ چنانچہ فلسطین کے ایک نہایت مشہور و معروف عالم الشیخ عبداللہ نے ڈنمارک کے ایک پادری مقیم بیت المقدس سے اسی موضوع پر تحریری مناظرہ کیا اور اسے اپنے خرچ پر شائع کیا۔ جس میں انہوں نے ہمارے دلائل پیش کر کے عرب پادریوں کو لاجواب کیا"۔

(الفضل 25/دسمبر 1949ء صفحہ8)

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁

خطبہ جمعہ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّاب کی دعا ہمیشہ ہر احمدی کا روزمرہ کا معمول ہونا چاہئے۔

جب انسان یہ دعا کرتا ہے تو ہر وقت ایک کوشش کے ساتھ راستے کی ٹھوکروں سے بچنے کی کوشش بھی کرنی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں آنے کے بعد ہمیں لاپرواہ نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی تلاش پہلے سے بڑھ کر کرنی چاہئے۔

جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت اور ہندوستان کی مختلف جماعتوں کے دورہ کے لئے سفر پر روانگی سے قبل احباب کو دعاؤں کی تحریک

مکرم بشیر احمد صاحب مہار (درویش قادیان) کی وفات اور مکرم محمد غضنفر چٹھہ صاحب کی شہادت کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 21 رنومبر 2008ء بمطابق 21 رنبوت 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

(آل عمران :9)

اے ہمارے ربّ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تُو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ بھی آپ نے سنا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت وَہّاب کا واسطہ دے کر اپنے دین کی مضبوطی کی دعا مانگی گئی ہے۔ ایک تو یہ کہ زمانے کے امام کو ماننے کی جو ہمیں توفیق دی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کی تصدیق کرنے کی اے اللہ جو تُو نے ہمیں توفیق دی۔ اے اللہ تُو نے اپنے پیاروں کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی امت میں آخرین میں جو آنحضرت ﷺ کا غلام صادق مبعوث فرما کر ہمیں اپنے فضل اور رحم سے اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور پھر آنحضرت ﷺ جو اے اللہ! تیرے سب سے پیارے بندے ہیں ان کی پیشگوئی جو یقیناً آپ ﷺ نے تجھ سے اطلاع پا کر کی تھی کہ مسیح موعود کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوگا جو دائمی نظام ہے، جس سے جڑے رہنے سے وہ برکات حاصل ہونی ہیں جو اِس مسیح و مہدی کی جماعت سے وابستہ ہیں، اے اللہ! تُو نے ہم پر رحم فرماتے ہوئے اس نظام سے بھی منسلک کر دیا۔ اب ہماری کوتاہیوں، ہماری لغزشوں، ہماری غلطیوں کی وجہ سے ان تمام انعامات سے جو تُو نے ہم پر کئے محروم نہ کرنا۔

انسان غلطیوں کا پتلا ہے، اس سے غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی ہیں۔ ہم تیرے آگے جھکتے ہوئے، تیرے سے یہ التجا کرتے ہیں کہ کبھی اس وجہ سے یا کسی تکبر، غرور اور نخوت کی وجہ سے یا کسی بھی صورت میں ہماری شامت اعمال کی وجہ سے ہمیں کبھی وہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوں جو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا کر دیں، یا ہمارے اندر اتنی کجی پیدا ہو جائے جو ہمارے ان اعمال کی وجہ سے جو تیری نظر میں ناپسندیدہ ہیں، ہمیں تیری رحمت سے محروم کر دیں۔ پس ہمیں ہمیشہ ایسے بُرے اور بدنصیب وقت سے بچا۔

اور پھر اس جامع دعا میں صرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے محروم نہ رہنے کی دعا ہی نہیں سکھائی بلکہ یہ دعا ایک مومن بندے کو سکھائی کہ اس ہدایت پر ہم صرف قائم ہی نہ رہیں بلکہ یہ دعا کریں کہ اپنی طرف سے رحمت عطا کر، اپنی اس رحمت کی چادر میں لپیٹ لے جو ہمیشہ ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہمارے ایمان میں اضافہ کرتی رہے۔ ہم ایمان میں ترقی کرتے رہیں، ہم ایقان میں ترقی کرتے رہیں، ہم تقویٰ میں ترقی کرتے رہیں، ہمارا ہر آنے والا دن ہمیں ایمان اور تقویٰ میں گزشتہ دن سے آگے بڑھانے والا ہو۔

پس یہ خوبصورت دعا ہمیشہ ہر احمدی کا روزمرہ کا معمول ہونا چاہئے اور اگر حقیقی رنگ میں یہ ہمارا معمول ہوگی تو ہم اپنی کمزوریوں پر نظر رکھنے میں بھی شعوری کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اپنی عبادتوں کی طرف بھی دیکھنے والے ہوں گے۔ اپنی عبادتوں اور نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے اور نتیجۃً نمازیں بھی ہماری حفاظت کر رہی ہوں گی۔ ایسے اعمال بجا لانے کی کوشش کرنے والے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ اعمال ہیں کیونکہ یہی اعمال ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں، ہدایت پر قائم رکھنے والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ (سورة يونس آيت نمبر10) یعنی یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اور مناسب حال عمل کئے انہیں ان کا ربّ ان کے ایمان کی وجہ سے ہدایت دے گا۔

پس جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایمان کے ساتھ نیک اعمال ہدایت کا راستہ دکھانے کا باعث بنتے ہیں تو ایک مومن جب رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا کی دعا پڑھے گا تو اس کی برکات سے فیض پانے کے لئے، اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے، ہر کجی اور ٹیڑھے پن سے بچنے کے لئے، دعا کے ساتھ اپنے عمل بھی اسی طرح ڈھالنے کی کوشش کرے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اپنے ایمان کو بچانے کے لئے جو دعائیں ہم کرتے ہیں، تبھی قبولیت کا درجہ پائیں گی جب اس کے لئے ہم اپنی عبادتوں میں بھی تسلسل رکھیں گے اور اعمال صالحہ بجا لانے کی بھی کوشش کریں گے۔ نظام جماعت سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ چھوٹی چھوٹی دنیاوی باتوں کو اپنے ایمان پر ترجیح نہیں دیں گے۔ کسی جماعتی کارکن کے ساتھ معمولی ذاتی رنجشوں کی وجہ سے نظام جماعت کو اعتراض کا نشانہ نہیں بنائیں گے۔

پس جب انسان یہ دُعا کرتا ہے تو ہر وقت ایک کوشش کے ساتھ راستے کی ٹھوکروں سے بچنے کی

کوشش بھی کرنی ہوگی۔ ایک تو جہ کے ساتھ یہ کوشش کرنی ہوگی۔ اگر کسی کے خلاف اس کے اپنے خیال میں جماعتی طور پر کوئی غلط فیصلہ بھی ہوا ہے تو جہاں تک اپیل کا حق ہے اسے استعمال کرنے کا ہر ایک کو حق ہے، اسے استعمال کر کے پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہئے بجائے اس کے کہ پورے نظام پر بدظنی کرے۔ دنیاوی نقصان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان سمجھ کر برداشت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ اگر شکوے پیدا ہونے شروع ہوں تو پھر یہ بڑھتے بڑھتے جماعت سے دُور لے جاتے ہیں، خلافت سے بھی بدظنیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی کہ ایک تو کبھی ایسا موقع ہی پیدا نہ ہو کہ ہمارے دل میں کبھی نظام جماعت کے خلاف مَیل آئے۔ ہمارے اعمال ہی ایسے ہوں جو اللہ تعالیٰ کی منشاء اور حکموں کے مطابق ہوں اور نظام کو ہمارے سے کبھی شکایت پیدا نہ ہو۔ اور اگر کبھی کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے جو ہماری کسی بشری کمزوری کی وجہ سے کسی امتحان میں ڈال دے تو کبھی ایسا نتیجہ نہ نکلے جس سے ہمارے ایمان کو ٹھوکر لگے اور نظام جماعت یا نظام خلافت کے بارے میں کبھی بدظنیاں پیدا ہوں اور یہ سب کچھ نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد ہمیں لاپرواہ نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی تلاش پہلے سے بڑھ کر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے پرانے انبیاء کی اور قوموں کی مثال اس لئے دی ہے کہ وہ بھی یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے مان لیا اب آئندہ ہمیں کسی ہدایت کی ضرورت نہیں۔ یہودیوں اور عیسائیوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اسی حوالے سے کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ آنے والی جو ہدایت رکھی تھی اسے نہ مان کر وہ بگڑ گئے۔ جب بدظنیاں پیدا ہوتی ہیں تو صرف اپنے علم اور سوچ کی وجہ سے انسان کا ذہن محدود ہو جاتا ہے اور ان کے بگڑنے کی بھی یہی وجہ تھی اور نہ صرف ان کے دل ٹیڑھے ہو گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مغضوب اور ضالّ کے زمرہ میں شامل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہر نماز کی ہر رکعت میں ہمیں سورۃ فاتحہ پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے وہ اس لئے ہے کہ ان لوگوں سے سبق حاصل کرو اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسی کی رحمت مانگتے رہو۔ اپنے دلوں کو ٹیڑھا ہونے سے بچاؤ ورنہ جس طرح اُن کی دین کی آنکھ ختم ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو بھول گئے، تم نہ کہیں بھول جانا۔ لیکن بدقسمتی سے اس پانچ وقت کی نمازوں کی دعا کے باوجود آج مسلمانوں کی اکثریت انہی قدموں پر چل رہی ہے جو خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ بدظنیاں اور اپنے آپ کو عالم سمجھنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’سورۃ فاتحہ میں خدا نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَاالضَّآلِّیْنَ (الفاتحة:6-7) اس جگہ احادیث صحیحہ کی رو سے بکمال تواتر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اَلْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ سے مراد بدکار اور فاسق یہودی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح کو کافر قرار دیا اور قتل کے در پے رہے اور اس کی سخت توہین و تحقیر کی اور جن پر حضرت عیسیٰ نے لعنت بھیجی جیسا کہ قرآن شریف میں مذکور ہے اور اَلضَّآلِّیْن سے مراد عیسائیوں کا وہ گمراہ فرقہ ہے جنہوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا سمجھ لیا اور تثلیث کے قائل ہوئے اور خون مسیح پر نجات کا حصر رکھا اور ان کو زندہ خدا کے عرش پر بٹھا دیا۔ اب اس دُعا کا مطلب یہ ہے کہ خدایا ایسا فضل کر کہ ہم نہ تو وہ یہودی بن جائیں جنہوں نے مسیح کو کافر قرار دیا تھا اور اُن کے قتل کے در پہ ہوئے تھے اور نہ ہم مسیح کو خدا قرار دیں اور تثلیث کے قائل ہوں، چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ آخری زمانہ میں اس اُمّت میں سے مسیح موعود آئے گا۔ اور بعض یہودی صفت مسلمانوں میں سے اسے کافر قرار دیں گے اور قتل کے در پے ہوں گے اور اس کی سخت توہین و تحقیر کریں گے اور نیز جانتا تھا کہ اس زمانہ میں تثلیث کا مذہب ترقی پر ہوگا اور بہت سے بدقسمت انسان عیسائی ہو جائیں گے اس لئے اس نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی اور اس دعا میں مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ کا جو لفظ ہے وہ بلند آواز سے کہہ رہا ہے کہ وہ لوگ جو اسلامی مسیح کی مخالفت کریں گے وہ بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ ہوں گے جیسا کہ اسرائیلی مسیح کے مخالف مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ تھے‘‘۔ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 419)

پس ہم احمدی اُن خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مسیح موعود کو مان کر مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ سے بچنے کی دُعا قبول ہوتے دیکھی اور اَلضَّآلِّیْن سے بچنے کی دعا بھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں قبول فرمائی کہ ہم خدائے واحد کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس پر قائم رکھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ حکم کہ دعا کرو کبھی دل ٹیڑھے نہ ہوں اور کبھی مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ اور ضَآلِّیْن میں شامل نہ ہوں، یہ دعا پڑھنے کا مستقل حکم ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو اسے یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس دعا کو سمجھنے کی توفیق دے تا کہ اُمّت مسلمہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہو کر امت واحدہ کا حقیقی نظارہ پیش کرنے والی بن جائے اور ہر مسلمان کہلانے والا مسیح محمدی کی مخالفت چھوڑ کر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی صداقت کا مُصدّق بن جائے اور فروعی مسائل کے پیچھے چلنے کی بجائے اس دعا کے بنیادی پیغام کو سمجھنے والا بن جائے حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً ۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ کی دُعا بہت پڑھا کرتے تھے۔

پھر ایک حدیث میں یہ بھی روایت ہے کہ جو حضرت شَھر بن حَوشب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مَیں نے اُمّ سلمہؓ سے پوچھا کہ اے اُمّ المومنین! آنحضرت ﷺ جب آپ کے یہاں ہوتے تھے تو کون سی دعا کرتے تھے۔ اس پر اُمّ سلمہؓ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے کہ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ کہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی کہ آپؐ باقاعدگی سے اس کو کیوں پڑھتے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اے اُمّ سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔ (سنن ترمذی)

پس دیکھیں کس قدر خوف کا مقام ہے اور ہمیں اپنے دل کو ٹیڑھا ہونے سے بچانے کے لئے کس قدر دعا کی ضرورت ہے کیونکہ بدظنیاں ہیں، چھوٹی چھوٹی شکایتیں ہیں جو پھر اتنی دُور لے جاتی ہیں کہ آدمی دین سے بھی جاتا ہے۔ کیا آنحضرت ﷺ کا دل نعوذ باللہ ٹیڑھا ہو سکتا تھا۔ یقیناً نہیں اور کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔ آپؐ کا دل تو خدا تعالیٰ کی یاد کے علاوہ کچھ تھا ہی نہیں۔ آپؐ سے تو خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا کہ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (آل عمران:32) یعنی میری اتباع کرو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ پس آپؐ کا دل ٹیڑھا ہونے کا کیا سوال ہے۔ آپؐ کی پیروی تو گناہوں کی بخشش کے سامان کرنے والی ہے۔ آپؐ کا اوڑھنا بچھونا، جینا مرنا خدا تعالیٰ کے لئے تھا۔ آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا کہ نیند میں بھی میری آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن دماغ میں اُس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی یاد ہوتی ہے۔

پس آنحضرت ﷺ کی دُعا ہمارے لئے نمونہ قائم کرنے کے لئے تھی جو آپؐ کیا کرتے تھے اور اُمّت کے لئے تھی کہ ان کے دل کبھی ٹیڑھے نہ ہوں اور جب مسیح و مہدی کا زمانہ آئے تو آنے والے مسیح موعود کو مان لیں۔ کاش کہ مسلمان اس اہم نکتہ کو سمجھیں۔ اس سے بڑا المیہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک دفعہ سچائی کو دیکھ لینے کے بعد، ان لوگوں کی نسلوں میں پیدا ہونے کے بعد جنہوں نے سچائی کو پایا اور اس کی خاطر قربانیاں دیں پھر انسان راستے سے بھٹک جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھنے اور ان سے حصہ لینے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے بن جائیں۔ یہ مسلمان بھی سوچیں اور غور کریں۔ آج کل بھی دیکھ لیں کیا مسلمانوں کے حالات انہی باتوں کی نشاندہی نہیں کر رہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان کے طور پر جو مسیح موعود آیا اس کو مسلمان اس لئے نہیں مانتے کہ اب ہمیں کسی ہادی کی ضرورت نہیں۔ دراصل یہ آج کل کے نام نہاد علماء اور مولوی کے مفاد میں نہیں ہے کہ اُمّت مسلمہ مسیح موعود کو مانے کیونکہ اس سے ان کی دکانداری ختم ہوتی ہے۔ اور بہانہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی یا مصلح نہیں آ سکتا کیونکہ آپؐ کی خاتمیت نبوت پر حرف آتا ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ قرآن کریم ہمارے سامنے ہے ہمیں کسی مسیح مہدی یا مصلح کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جیسا کہ پہلے بھی ایک دفعہ مَیں اس پہ کافی تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں خلافت کی ضرورت کا انکار نہیں کرتے۔ لیکن جاہل یہ نہیں سمجھتے کہ مسیح موعود کے بغیر خلافت کا کوئی تصور پیدا ہو ہی نہیں سکتا اور مسیح موعود کا آپؐ کی اُمّت میں سے آنا ہی آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیّین ہونے کا ثبوت ہے۔ لیکن ان لوگوں کا قرآن سمجھنے کا دعویٰ تو ہے لیکن یہ چیز ان کو سمجھ نہیں آتی اور نہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ان کا یہی فہم قرآن کریم ہمارے سامنے ہے کہ کسی ہادی کی ضرورت نہیں۔ قرآن کریم بھی اُنہی پر کھلتا ہے یا اُنہی پر اس کی تعلیم روشن ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے چنیدہ ہوں اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اللہ تعالیٰ کے وہ چنیدہ ہیں جنہوں نے قرآن کریم کے اسرار ہمیں کھول کر بتائے، اُن راستوں کی نشاندہی کی جن سے اس کا فہم حاصل ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’دینی علم اور پاک معارف کے سمجھنے اور حاصل کرنے کے لئے پہلے سچی پاکیزگی کا حاصل کر لینا اور ناپاکی کی راہوں کا چھوڑ دینا ازبس ضروری ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے۔ لَایَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (الواقعہ: 80) یعنی خدا کی کتاب کے اسرار کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو پاک دل ہیں اور پاک فطرت اور پاک عمل رکھتے ہیں۔ دنیوی چالاکیوں سے آسمانی علم ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے‘‘۔ (ست بچن۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 126)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’قرآنی حقائق صرف انہیں لوگوں پر کھلتے ہیں جن کو خدائے تعالیٰ اپنے

ہاتھ سے صاف اور پاک کرتا ہے''۔

(براہین احمدیہ ۔ روحانی خزائن جلد 1صفحہ612 ۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر3)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: '' کہتے ہیں کہ ہم کو مسیح و مہدی کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ قرآن ہمارے لئے کافی ہے اور ہم سیدھے راستے پر ہیں حالانکہ جانتے ہیں کہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ سوائے پاکوں کے اور کسی کی فہم اُس تک نہیں پہنچتی ۔ اس وجہ سے ایک ایسے مفسر کی حاجت پڑی کہ خدا کے ہاتھ نے اسے پاک کیا ہو اور بینا بنایا ہو''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام ۔ زیر سورۃ الواقعۃ ۔آیت 80۔ جلد چہارم ۔ صفحہ308)

پس اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہے اور صاف کیا ہے اور فہم قرآن عطا فرمایا ہے۔ پس یہ لوگ جتنا بھی زور لگا لیں مسیح موعود کی مخالفت کر کے کبھی یہ قرآن کریم کے اسرار کو سمجھ نہیں سکتے ۔ اور جتنی بھی دعائیں کر لیں، جب تک مسیح موعود کو ماننے کی طرف عملی قدم نہیں اٹھائیں گے ان کے دل ٹیڑھے رہیں گے۔

پس اُن کی حالت دیکھ کر جہاں ہمیں احمدی ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے وہاں ہمیشہ ہر قسم کے ٹیڑھ سے بچنے کے لئے دعائیں بھی کرتے رہنا چاہئے ۔ اور جوں جوں دنیا مادیت کی طرف بڑھ رہی ہے اور خدا تعالیٰ کو بھول رہی ہے پہلے سے بڑھ کر یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس انعام کی برکت سے کبھی محروم نہ کرے۔ ہمیشہ ہمیں ثبات قدم عطا فرمائے اور ہمارے ایمان کو اپنی رحمت سے بڑھائے ۔ رحمت عطا ہونے کی دعا بھی اللہ تعالیٰ نے ہی سکھائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت انہی کو ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار اور ایمان میں بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

'' قرآن شریف میں ...... ایک جگہ فرمایا ہے وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا (الاحزاب:44) یعنی خدا کی رحیمیت صرف ایمانداروں سے خاص ہے ۔ جس سے کافر کو یعنی بے ایمان اور سرکش کو حصہ نہیں''۔

پھر فرمایا '' جو مومنین سے رحمت خاص متعلق ہے، ہر جگہ اس کو رحیمیت کی صفت سے ذکر کیا ہے''۔

فرمایا:'' اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِیْن (الأعراف: 57) یعنی رحیمیت الٰہی انہیں لوگوں سے قریب ہے جو نیکوکار ہیں ۔ پھر ایک اور جگہ فرمایا ہے'' اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُوْلٰئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰہِ ۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (البقرة:219) یعنی جو لوگ ایمان لائے اور خدا کے لئے وطنوں سے یا نفس پرستیوں سے جدائی اختیار کی اور خدا کی راہ میں کوشش کی وہ خدا کی رحیمیت کے امیدوار ہیں اور خدا غفور اور رحیم ہے ۔ یعنی اس کا فیضانِ رحیمیت ضرور اُن لوگوں کے شامل حال ہو جاتا ہے کہ جو اُس کے مستحق ہیں ۔ کوئی ایسا نہیں جس نے اُس کو طلب کیا اور نہ پایا''۔

(براہین احمدیہ ۔روحانی خزائن جلد 1صفحہ451-452۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 11)

پس یہاں پھر واضح ہو گیا کہ رحمت بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے لیکن آتی ان کو ہے جو ایمان میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور محسنین میں شامل ہونے کی جستجو کرتے ہیں ۔ اور محسنین کون ہیں؟ محسنین وہ ہیں جو نیک اعمال بجالانے والے ہیں ۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے دعاؤں کے ساتھ ہر قسم کے ٹیڑھ سے بچنے کی کوشش کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور نہ صرف ٹیڑھ سے بچنے کی کوشش ہے بلکہ محسنین میں شامل ہونے کی کوشش کی ضرورت ہے ۔ ایسے لوگ جو نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرتے ہیں وہی محسنین ہیں اور پھر عام اعمال ہی بجا نہیں لاتے بلکہ اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ایک ارشاد کے مطابق اس سوچ سے ہر کام کر رہے ہوتے ہیں کہ خدا کی ہم پر ہر وقت نظر ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نفس پرستیوں سے جدائی اختیار کرنے والے ہوں اور بچنے والے ہوں اور نیک اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال کی حفاظت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے ہمیشہ نفس پرستیوں سے بچنے والے ہوں، ہر قسم کی ٹیڑھ سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے بچنے والے ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جو انعامات اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں ان کی قدر کرنے والے بنیں اور پھر یہ رحمت ہم پر اور ہماری نسلوں پر بڑھتی اور پھیلتی چلی جائے۔

دوسرے ایک بات مَیں سفر کے حوالے سے دعا کے لئے یہ کہنی چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ سفر شروع ہونے والا ہے ۔ لوگ جانتے ہیں کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ قادیان کے سفر پر جا رہا ہوں ۔ قادیان کا انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ ہے ۔ اس کے لئے دعا کریں کہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو ۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے لوگ دنیا کے مختلف ممالک سے وہاں جا رہے ہیں ۔ حکومت ہند کو اپنے مسائل کی وجہ سے بڑی تعداد میں ویزے دینے میں کچھ مشکلات ہیں ۔ اس لئے ویزوں میں کچھ روک بھی پیدا ہو رہی ہے لیکن بہرحال کچھ کو مل گئے اور کچھ جانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ بہرحال حکومت نے کافی تعاون کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ تمام جانے والوں کو ہر طرح اپنی حفاظت میں رکھے ۔ ان روکوں کی وجہ سے جو خواہش کے باوجود جا نہ سکیں انہیں ان کی نیتوں کا اللہ تعالیٰ ثواب دے ۔ بہرحال جانے والے بھی اور نہ جانے والے بھی مستقل دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حاسدوں اور شریروں کے شر سے ہر وقت بچائے کیونکہ ان لوگوں کی نظر تو ہر وقت جماعت پر رہتی ہے ۔ اور جو وہاں قادیان میں رہنے والے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شرور سے محفوظ رکھے ۔

قادیان کے علاوہ انڈیا کی بعض دُور دراز کی جماعتوں کی خواہش تھی کہ ان کی جماعتوں میں بھی دورہ کیا جائے جو قادیان نہیں آ سکتے ۔ ہندوستان ایک بڑا وسیع ملک ہے اور غریب لوگ ہیں اس لئے نہیں آ سکتے ۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ بعض دوسرے شہروں میں بھی جانے کا پروگرام ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان جگہوں کے پروگرام بھی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور میرا یہ دورہ بے شمار برکات کا حامل ہو اور ان کو سمیٹنے والا ہو اور دشمن کا ہر حربہ اور چال ناکام و نامراد ہو اور ہم جماعت کی ترقی ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری پردہ پوشی فرمائے اور کبھی ہم اس کے فضلوں اور رحمتوں سے محروم نہ رہیں۔

اس کے علاوہ ابھی نمازوں کے بعد دو جنازے بھی پڑھاؤں گا ۔ ایک جنازہ تو ہمارے درویش بھائی مکرم بشیر احمد مہار کا ہے جنہوں نے قادیان میں اپنی درویشی کی زندگی گزاری ۔ 13 نومبر کو ان کی وفات ہوئی تھی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ آپ قادیان کے ابتدائی درویشوں میں سے تھے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے ساری زندگی بڑی درویشی کی حالت میں بسر کی ہے ۔ باوجود اس کے کہ ان کو دو تین دفعہ ایسے موقعے میسر آئے کہ پاکستان جا سکتے تھے وہاں ان کا خاندان تھا ان کی جائیداد تھی، زمینیں تھیں لیکن انہوں نے کہا نہیں اب مَیں قادیان میں ہی رہوں گا ۔ یہیں میرا مرنا اور دفن ہونا ہے ۔ بڑے نیک، سادہ مزاج، نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو انسان تھے ۔ بڑے خاموش طبع تھے ۔ خلافت کے ساتھ بھی بڑا والہانہ لگاؤ تھا ۔ ہر تحریک پہ لبیک کہنے والے تھے ۔ ان کی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے ۔ موصی تھے ۔ ان کی تدفین وہیں قطعہ خاص درویشان میں ہوئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ اپنے پیار کی نظر ان پر ڈالے۔

دوسرا جنازہ مکرم محمد غضنفر چٹھہ صاحب کا ہے ۔ آپ بورے والا میں نظارت بیت المال پاکستان کی طرف سے انسپکٹر بیت المال تھے ۔ 18 نومبر کو دورے کے دوران جب آپ ضلع وہاڑی کا دورہ کر رہے تھے امیر صاحب کی رہائش گاہ کے قریب دو نامعلوم موٹر سائیکل سوار آئے، ان سے بیگ چھیننے کی کوشش کی اور مزاحمت پر فائر کیا اور یہ شہید ہو گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ آپ کی عمر 56 سال تھی ۔ آپ کا تعلق بھی وہاڑی سے ہی تھا ۔ اس لحاظ سے بھی مَیں اس کو جماعتی شہادت سمجھتا ہوں کہ میرا خیال ہے کہ بیگ میں بھی جماعتی سامان اور چیزیں اور کاغذات تھے اور ہو سکتا ہے رقم بھی ہو ۔ اس لحاظ سے ان کی شہادت جماعتی شہادت بھی کہلا سکتی ہے، صرف ڈکیتی کی شہادت نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمدؒ اور تحریک جدید

(محمدمقصود احمد منیب۔ ربوہ)

(تیسری اور آخری قسط)

مجاہدین تحریک جدید

تحریک جدید میں شامل ہونے والے مجاہدین کی تعداد میں آپ کی تحریک کے بعد نمایاں اضافہ ہونے لگا۔ حضور انور مجاہدین کی اس بڑھتی ہوئی تعداد کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ چندہ میں غیر معمولی اضافہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ازخود فرشتوں کے ذریعہ دلوں میں تحریک فرما رہا ہے۔ چنانچہ اتنے حیرت انگیز اضافے ہوئے ہیں اور ایسی ایسی جگہوں سے چندہ آیا ہے جہاں سے انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مزید گنجائش ہوگی۔ باہر بعض ایسی جماعتیں ہیں جو بڑی مستعد ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ پہلے بھی اپنی توفیق کے مطابق چندے دے رہی تھیں۔ پھر آمدنیوں کی نسبت مہنگائی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے یعنی صرف پاکستان میں مہنگائی نہیں ہے ساری دنیا مالی لحاظ سے بحران کا شکار ہے اور دنیا کا جینا دُوبھر ہو رہا ہے خصوصاً وہ لوگ جو محنت مزدوری کر کے گزارہ کرتے ہیں ان کو مکانوں کے بہت زیادہ کرائے دینا پڑتے ہیں، پھر خوراک مہنگی ہوگئی، لباس مہنگے ہوگئے۔ غرضیکہ باہر کی دنیا بڑی مشکل سے گزارے کر رہی ہے اس کے باوجود غیر معمولی اضافے! یہ حیرت انگیز بات ہے اور صرف وعدوں میں ہی اضافہ نہیں ہوا بلکہ اس کے ساتھ وصولی میں بھی امسال اسی شان سے غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔‘‘

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اکتوبر 1983ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

یکم نومبر 1992ء کے خطبہ جمعہ میں مجاہدین تحریک جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’تحریک جدید کے مجاہدین کی تعداد کے اعتبار سے پاکستان دنیا بھر میں سب سے اوّل ہے جہاں تحریک جدید کے چندہ میں حصہ لینے والے احمدیوں کی تعداد اس سال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ پچھلے چند سال سے مَیں اس امر کی تلقین کر رہا تھا کہ چندہ دینے والوں کی تعداد بڑھنی چاہیے۔

تعداد کے اعتبار سے دیکھا جائے تو ایک اور نمایاں نام ہندوستان کا ہے جہاں تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کی تعداد بارہ ہزار نوسو ترانوے (12,993) ہے۔ مجھے یقین نہیں آتا کہ یہ تعداد درست ہے اور اگر درست ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

اس کے بعد انڈونیشیا کا نمبر ہے جہاں یہ تعداد نو ہزار ہے، پھر جرمنی ہے جن کی تعداد چھ ہزار آٹھ سو چھ ہے، جرمنی کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت بڑی تعداد ہے۔ اس کے بعد برطانیہ کا نمبر ہے، یہاں یہ تعداد تین ہزار پانچ سو تین ہے اور پھر کینیڈا ہے جہاں کی تعداد دو ہزار پانچ سو ہے۔ پھر باقی ممالک درجہ بدرجہ ہیں جو تعداد میں اس سے کم ہیں۔‘‘

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اکتوبر 1992 بمقام مسجد فضل لندن)

3 نومبر 1995ء کے خطبہ جمعہ میں مجاہدین تحریک جدید کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے کارکنان کو ابھی مزید محنت کر کے تعداد کو مزید بڑھانے اور سستیاں ختم کرنے کی تلقین کرتے ہوئے خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا:

’’تعداد مجاہدین کے لحاظ سے بھی یہ بہت ہی ضروری ہے کہ ہم اس پر نظر رکھیں کیونکہ اگر کوئی ایک آنہ بھی خدا کی راہ میں دینے والا پیدا ہو جس کو پہلے عادت نہیں ہے اور آنہ بھی تکلیف دے رہا ہے تو اس کی اصلاح کا بھی آغاز ہو گیا۔ اِس لئے مَیں نے کہا تھا کہ اب یہ شرطیں بھول جائیں کہ چھ روپے یا بارہ روپے یا چوبیس روپے کم سے کم چندہ ہے، مجھے اِس ظاہری فائدے کی ضرورت تو ہے جماعت کی خاطر مگر زیادہ میری نظر اور حرص اِس سے مخفی فائدے میں ہے جو مالی قربانی سے وابستہ ہے۔ اور نئے آنے والے خصوصیت سے جو آٹھ لاکھ چالیس ہزار سے زائد کی تعداد میں پچھلے سال آئے تھے اگر آپ نے ان سے کچھ کچھ مالی قربانی وصول نہ کرنا شروع کی تو ان کی تربیت کے آپ اہل نہیں رہیں گے۔ اِس لئے کوشش کریں کہ وہ آٹھ لاکھ کے آٹھ لاکھ مگر آٹھ لاکھ تو اس طرح شامل نہیں ہو سکتے، اس میں بچے بھی شامل تھے، نہ کمانے والے بھی تھے مگر یہ شرط لگائیں کہ آٹھ لاکھ کا وہ فعال حصہ جو غریب ہے تو اپنی غریبانہ معیشت کے ذریعے وہ اپنی ضرورت پوری کر رہا ہے وہ بھی دین کی ضرورتیں پوری کرنے میں کچھ نہ کچھ حصہ لے خواہ تھوڑا ہی ہو اور شروع میں اتنا صرف لیا جائے جو وہ بشاشت سے دے سکے اور اس بشاشت کی خیر سے وہ پھر آگے جا کر اَور زیادہ فیوض حاصل کرے گا، اس کو اَور زیادہ قربانیوں کی توفیق ملے گی، اُس کا دین سنورے گا، اُس کی وابستگی کا احساس زیادہ مضبوط ہوگا، اُس کے ایمان میں جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا صلابت پیدا ہو جائے گی۔

پس تحریک جدید کے جو شامل ہونے والے اعداد و شمار ہیں وہ ظاہر کر رہے ہیں کہ ابھی اس پہلو سے بہت سا خلا ہے۔ جب سے بار بار ہدایت کی گئی ہے جماعت نے ترقی تو بہت کی ہے اور اس سال خدا کے فضل سے مجاہدین کی تعداد ایک لاکھ سترسٹھ ہزار سے بڑھ کر ایک لاکھ اکیاسی ہزار دو سو اُنتیس ہو چکی ہے اور یہ چندہ دہندگان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی خوشکن ہے کیونکہ اگرچہ بہت بڑی جماعت ابھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ لیکن ان میں ابھی بہت سے تربیت کے کام کرنے والے ہیں، اُن کو عادت بنانی ہے اور تحریک جدید کے چندے سے پہلے کچھ نہ کچھ ہمیں بنیادی چندہ ضرور وصول کرنا ہوگا کیونکہ اِس کے بغیر طوعی چندے چل نہیں سکتے۔ پس اس لحاظ سے میری نصیحت کا خلاصہ یہ ہے کہ نئے آنے والوں کو ضرور شامل کریں، اِس میں رعایت اُن کو دے دیں میری طرف سے اجازت ہے سولہویں حصہ کی شرط بے شک نہ لگائیں مگر جب وہ پورا اس بات کا شعور حاصل کر لیں اور ان کو اس بات کا لطف آئے کہ ہم با قاعدہ جماعت کے چندہ دہند ہیں اور مالی نظام میں شامل ہو گئے ہیں پھر طوعی تحریکات کر کے اس تعداد کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ اس طرح انشاء اللہ بہت کثرت کے ساتھ تحریک جدید، وقف جدید وغیرہ میں لوگ شامل ہوں گے اور جتنا زیادہ ان کو چندے کی عادت پڑے گی اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے وہ برکتیں حاصل کریں گے اور اس کے قرب کے نشان دیکھیں گے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مالی قربانی کرنے والوں کو خدا اس نعمت سے محروم رکھے۔‘‘

(از خطبہ جمعہ 3 نومبر 1995ء بمقام مسجد فضل لندن)

شاملین کی تعداد بیان کرتے ہوئے حضور انور نے 8 نومبر 1996ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’مجاہدین کی تعداد کے لحاظ سے میں نے کہا تھا کہ بڑھائیں پہلے ایک لاکھ سے بھی کم تھی تو تحریک جدید میں تو لکھوکھہا ہونے چاہئیں۔ اب کیوں کہ گزشتہ چند سالوں میں تو تیس چالیس لاکھ کا اضافہ ہو چکا ہے جماعت کی تعداد میں، اس پہلو سے ان میں سے تحریک جدید کے مجاہدین آنے چاہئیں تھے۔ یہ رفتار ابھی کم ہے لیکن بہرحال اضافے کی طرف رجحان ہے ایک لاکھ اکاسی ہزار دو سو انتیس کی بجائے امسال دو لاکھ اٹھارہ ہزار چھ سو چالیس مجاہدین تحریک جدید ہیں اور یہ اضافہ اپنی ذات میں خدا کے فضل سے اکیس فیصد ہے۔ سینتیس ہزار کا اضافہ ہوا، اکیس فیصد اضافہ ہے۔‘‘

(از خطبہ جمعہ 8 نومبر 1996ء بمقام مسجد فضل لندن)

خلافت رابعہ کے دور میں مجاہدین تحریک جدید کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ 5 نومبر 1999ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے فرمایا:

’’تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے والے مجاہدین کی تعداد دو لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سو سترہ (266617) ہو چکی ہے۔ اب خدا کرے اگلے سال جہاں کروڑوں نئے احمدی بھی آئیں گے اور یہ نئی تحریکات ہیں ان پر عمل ہوگا تو امید رکھتا ہوں کہ چندہ دہندگان کی تعداد تین لاکھ تو کم از کم ہو جائے گی۔ اس سال نئے شامل ہونے والے مجاہدین کی تعد میں سترہ ہزار چھ سو انیس (17619) کا اضافہ ہے۔‘‘

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 1999ء بمقام مسجد فضل لندن)

تحریک جدید میں شامل ہونے والے مجاہدین کی تعداد میں اضافہ کا رجحان بڑھتا چلا گیا اور 2001ء میں یہ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلے سالوں کی نسبت کافی بڑھ گئی۔ چنانچہ 2 نومبر 2001ء کے خطبہ جمعہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

’’گزشتہ سال کے مقابل پر امسال ستائیس ہزار نئے افراد شامل ہوئے ہیں۔ اس اضافہ میں پاکستان اور ہندوستان کی جماعتوں نے نمایاں کام کیا ہے۔‘‘

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 2 / نومبر 2001ء بمقام مسجد فضل لندن)

حضور انور نے 5 نومبر 1999ء کے خطبہ جمعہ میں یہ بھی فرمایا کہ اس سال چورانوے ممالک نے تحریک جدید میں حصہ ڈالا ہے اور ساتھ ہی اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ اگلے سال حصہ لینے والے ممالک کی یہ تعداد سو سے بڑھ جائے گی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

’’اب اس کے بعد میں تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتا ہوں۔ امسال اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے چورانوے ممالک نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق پائی ہے۔ چورانوے اب خدا کرے اگلے سال سو سے بڑھ جائیں۔‘‘

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 1999ء بمقام مسجد فضل لندن)

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ خلیفۂ وقت کے دہن مبارک سے نکلنے والی بات کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح پورا فرمایا کہ 2001ء میں ایک سو بیس ممالک تحریک جدید کے ذریعے جماعت کے مالی جہاد میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ آپ 2 نومبر 2001ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک سو بیس ممالک کو تحریک جدید میں شمولیت کی توفیق مل چکی ہے۔‘‘

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2001ء بمقام مسجد فضل لندن)

انسانی نیتیں اور عالم الغیب خدا

حضور انور نے قرآن کریم کی مختلف آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بڑے پرمعارف نکات بیان فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے اور عالم الشہادہ ہونے کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

’’عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ‘‘

وہ غیب کا علم رکھنے والا ہے اور شہادت کو بھی جانتا ہے۔ اس کے حضور جو تم پیش کرو گے اس سے کوئی دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ تمہاری باریک باریک نیتوں کے فرقوں کو بھی وہ جانتا ہے۔ ان ارادوں سے بھی باخبر ہے جن ارادوں کے ساتھ تم کچھ قربانی پیش کرتے ہو۔ بسا اوقات یہ ارادے دنیا کو دکھانے کے ہوا کرتے ہیں۔ بڑی بڑی قربانیاں بعض لوگ پیش کرتے ہیں اس وقت جب قربانیاں دکھائی دے رہی ہوں۔ جب وہ دکھائی نہ دیں تو قربانیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ تو عالم الغیب سے یہ مراد ہے کہ تم خدا سے تو کچھ چھپا نہیں سکو گے۔ یہ سارے مضامین جو پہلے بیان ہو چکے ہیں ان مضامین پر گہری نظر رکھ کر بعینہ ان کے مطابق جزا دینا یہ عالم الغیب کا کام ہو سکتا ہے ورنہ اپنے منہ سے تو انسان اپنی باتوں کی تعریف کیا ہی کرتا ہے۔ بڑے چرب زبان بڑی بڑی باتیں بنا کر تحفے پیش کر رہے ہوتے ہیں اور ارد گرد بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں، کون دیکھ رہا ہے اور کون سن رہا ہے لیکن اللہ کے حضور جو تحفے پیش کریں گے وہ علیحدگی میں کئے جائیں یا دنیا کے سامنے پیش کئے جائیں، اگر یہ شرطیں موجود ہیں جو بیان کی گئی ہیں تو عالم الغیب ہے اس کو پتہ چل جائے گا، تمہیں کسی تردد کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا کہ اگر مخفی نیتیں کچھ اور ہوں گی اور قرضہ حسنہ کے تقاضوں کے خلاف ہوں گی تو یہ سارا قرضہ حسنہ رد کر دیا جائے گا اسے قبول نہیں کیا جائے گا ’’وَالشَّهَادَةِ‘‘ اور شہادت پر بھی اس کی نظر ہے۔ غیب کی نیتیں اگر انسان کی بہت اونچی اور بلند مرتبہ نیتیں بھی

ہوں جب تک وہ شہادت میں نہیں اُچھلیں گی اُن کی صداقت کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔کئی دفعہ انسان دل میں ارادے باندھتا ہے کہ اللہ میاں میں یہ کروں اور وہ کروں گا۔ مجھے یہ عطا کر تو یہ ایسا ہوگا لیکن جب شہادت کا وقت آتا ہے تو یہ لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ وہ کچھ وعدے کیا کرتے ہیں غیب میں ان کو پورا نہیں کرتے تو انفاق فی سبیل اللہ کے ساتھ ان باتوں کا گہرا تعلق ہے۔‘‘

(از خطبہ جمعہ 31اکتوبر 1997ء بمقام مسجد فضل لندن)

مالی قربانی کے ساتھ ساتھ دیگر قربانیاں

حضور انور نے مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ دیگر قربانیوں کی طرف بھی توجہ دلائی اور پھر یہ توجہ بھی دلائی کہ بچپن سے والدین اگر بچوں کو چندہ اور دیگر قربانیوں کی عادت ڈال دیتے ہیں تو بڑے ہو کر وہ بچے جماعت کیلئے ایک مفید وجود بنتے ہیں اور ان کا قدم آگے سے آگے بڑھتا ہے۔اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں:

’’ روپیہ دینے کے لئے کچھ ذاتی جسمانی قربانی بھی کیا کریں، کپڑوں کے لحاظ سے بھی ہو سکتی ہے، اولاد پر خرچ کے لحاظ سے بھی ہو سکتی ہے۔ بہر حال اس نیت سے خرچ کچھ کم کیا جائے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے تو اس سے بہت اچھی تربیت ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ بچپن میں ہمیں جب ایک ہفتے کا ایک آنہ ملا کرتا تھا تو آپ لوگ حیران ہوں گے کہ ہفتے کا آنہ کیا ہوتا ہے؟ لیکن بڑی برکت تھی اُس میں۔ اس میں سے بھی ہماری والدہ مختلف چندوں کے وقت چندہ منہا کیا کرتی تھیں۔ پیسہ پیسہ کریں یا زیادہ جتنا کریں۔ اب مجھے تفصیل تو یاد نہیں رہی مگر بتایا کرتی تھیں بچے کو کہ تمہارا یہ چندہ نکال لیا ہے تمہارے جیب خرچ میں سے اور اس کا یہ اثر ہے کہ خدا کے فضل سے ہم سب بہن بھائیوں کو مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کی بچپن سے ہی توفیق مل رہی ہے۔‘‘

(از خطبہ جمعہ 5نومبر 1999ء بمقام مسجد فضل لندن)

مالی قربانی اور مغفرت

مالی قربانی اور مغفرت کا باہمی تعلق بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

’’مغفرت ایک ایسی لالچ ہے جو رکھی جا سکتی ہے۔ مغفرت کی توقع رکھنا نامناسب اور ناجائز نہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے ہمت دلانے کی خاطر کہ اپنا مال خرچ کرو کم سے کم کسی چیز کی خاطر خرچ کرو۔ اس کے بغیر انسان کو بہت اعلیٰ تقویٰ کے مقام پر قائم ہونا پڑتا ہے۔ اگر تقویٰ کے بہت اونچے مقام پر قائم نہ ہو تو جو باتیں میں آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں کہ بالکل بے وجہ، بے ضرورت، تحفہ کے طور پر، قربانی کے رنگ میں خدا کی خاطر خرچ کرو، اس کی توفیق بہت کم لوگوں کو ملتی ہے۔ ہمیشہ جب وہ اپنے روپے سے علیحدہ ہوتے ہیں یا اپنے آرام سے علیحدہ ہوتے ہیں، اپنی مرغوب چیزوں سے علیحدہ ہوتے ہیں تو طبعی بات ہے کہ جو تقویٰ کے نسبتاً ادنیٰ مقام پر فائز ہیں وہ کچھ نہ کچھ اجر تو فوری طور پر چاہتے ہیں اور اگر کہیں نہیں، تو یہ جھوٹ ہوتا ہے اپنے نفس کو دھوکہ دینے والی بات ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی وجہ بیان فرما دی ہے جس نے اس راہ کو سب کے لئے آسان فرما دیا۔ فرمایا مغفرت کی توقع بھی ضرور رکھنا۔ تمہارا خدا کی راہ میں خرچ کرنا تمہارے لئے مغفرت کا موجب بنے گا اور مغفرت ترقی کا پہلا قدم ہے مگر مغفرت عطا ہو جائے تو دنیا میں جتنے بھی آپ نے گناہ کئے، کوتاہیاں کیں، غفلتیں سرزد ہوئیں ان سب کے اوپر خدا کی مغفرت کی چادر پڑ جائے گی، اسے ڈھانپ لے گی۔ پس یہ اتنا عظیم اجر ہے جو قرضہ حسنہ کو قرضہ حسنہ بھی رکھتا ہے اور سودا بھی بنا دیتا ہے۔ مغفرت کا اجر بھی نصیب ہو گیا اور مغفرت کی خواہش کے ساتھ قرض دینا، یہ قرضہ حسنہ کو کسی رنگ میں میلا نہیں کرتا، اس کو قرضہ حسنہ کی تعریف سے باہر نہیں نکالتا۔ قرضہ حسنہ پیش کریں اور مغفرت کی توقع رکھیں۔‘‘

(ازخطبہ جمعہ 31اکتوبر 1997ء بمقام مسجدفضل لندن)

نظام جماعت میں دو چیزوں کی ضرورت

مرکز میں اور جماعتوں میں خدمات سرانجام دینے والے کارکنان تحریک جدید کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

’’ نظام جماعت میں دو چیزوں کی ضروت ہے: اوّل اخلاص کے معیار کو بلند کرنا، دوسرے کارکنوں کی محنت اور نظم و ضبط کے نظام کو بہتر بنانا۔ اگر سلسلہ کے کارکن محنت سے کام کرنے والے ہوں اور نظم و ضبط کے ساتھ ان کے کام کی نگرانی ہو تو بالعموم خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دبے ہوئے اخلاص بھی چمک اٹھتے ہیں اور جماعت میں نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔

اخلاص کی دو قسمیں ہیں: ایک تو یہ ہے جو ظاہرو باہر پیشانیوں سے پھوٹتا اور قربانیوں سے ظاہر ہوتا ہے اور ایک وہ ہے جو ہر احمدی کے دل میں بیج کے طور پر موجود رہتا ہے یا دبی ہوئی لہروں کے طور پر موجود رہتا ہے۔ ایسے اخلاص کو ابھارنا اور باہر لانا یہ سلسلہ کے کارکنوں کی کارکردگی پر منحصر ہے۔ اگر وہ اچھے ہوں، مخلص ہوں، عقل والے ہوں، حکمت کے ساتھ بجائے روپے کے مطالبے کرنے کے ان کے اخلاص کے جذبات کو ابھارنے کی کوشش کرنے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہترین نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔‘‘

(ازخطبہ جمعہ فرمودہ 1 نومبر 1991بمقام مسجد فضل لندن)

مطالبات تحریک جدید کے بارہ میں ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جہاں تحریک جدید میں شاملین اور چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ کی تحریکات کیں اور ان کے نتیجہ میں جماعت کا مجموعی قدم آگے سے آگے بڑھا جس کے اعداد و شمار حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اکتوبر 1983ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ بیان فرمائے اور ساری جماعت کو شکرانے کے سجدے کرنے کی تلقین فرمائی وہاں مطالبات تحریک جدید کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی طرف بھی خاص توجہ دلائی چنانچہ اب باری باری خاکسار حضور انور کے ارشادات ہدیۂ قارئین کرتا ہے۔

سادہ زندگی کا قیام:

چنانچہ مطالبات تحریک جدید کے بارہ میں مجموعی طور پر اور پہلے مطالبہ سادہ زندگی کے قیام کے بارے میں خصوصاً فرمایا:

’’اس ضمن میں ہمیں بعض باتوں کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ دوستوں کو یاد ہوگا کہ تحریک جدید کے آغاز میں ایک اُنیس نکاتی پروگرام پیش کیا گیا تھا اور یہ پروگرام اس غرض سے تھا کہ جماعت رفتہ رفتہ زندگی کی ایسی دلچسپیوں کو کم کرتی چلی جائے جن میں ان کا روپیہ اسلام کے سوا دوسری جگہ خرچ ہوتا ہے اور وہ روپے سمیٹ کر جہاں جہاں سے بھی انسان بچا سکے ضرور بچائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کردے۔ اس سارے پروگرام کا آخری مقصد تو یہی بنتا تھا لیکن اس مقصد کے حصول کے دوران جماعت کے اندر جو حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوئی تھی وہ اپنی ذات میں ایک بہت بڑا پھل تھا۔ مثلاً سادہ زندگی کا مطالبہ ایسے زمانہ میں جب کہ دنیا مادہ پرستی میں مبتلا ہو رہی ہو اسی طرح لہو و لہب سے پرہیز جبکہ دنیا میں ایسی چیزیں ایجاد ہو چکی ہوں کہ جنہوں نے قوموں کے کریکٹر تباہ کر دیئے ہیں اور لہو و لہب کی طرف توجہ نے خدا سے غافل کر دیا ہے۔ یہ دونوں چیزیں مثال کے طور پر ایسی ہیں جن کی پابندی سے آپ کے چندوں میں اضافہ ہوگا لیکن چندوں کا اضافہ اپنی جگہ ہے اور بالکل الگ مقصد ہے۔ یہ دونوں باتیں اپنی ذات میں ایسے عظیم الشان مقاصد ہیں کہ جس قوم کو حاصل ہو جائیں وہ آزاد قوم کہلا سکتی ہے۔

تحریک جدید کو چاہئے کہ وہ اس پہلو کی طرف بھی توجہ کرے۔ جہاں مالی قربانی میں اضافہ ہو رہا ہے وہاں وقتاً فوقتاً تحریک جدید کے اُنیس نکاتی پروگرام کو مختلف رنگ میں جماعت کے سامنے پیش کرتے رہنا چاہئے تاکہ ہمارے قدم متوازن طور پر آگے بڑھیں۔ ہمارے کردار میں بھی برکت مل رہی ہو اور ہمارے قربانیوں کے معیار میں بھی برکت مل رہی ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور جب میں یہ کہتا ہوں کہ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو تو اس کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ ایسا ضرور ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ جس طرح جماعت پر فضل فرما رہا ہے یہ ممکن نہیں ہے کہ ہمارے دل کی نکلی ہوئی دعائیں ہوں اور وہ قبول نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو ہم پر اتنے احسان فرما رہا ہے کہ بعض دفعہ دعا کا خیال آتا ہے تو وہ اسے قبول فرما لیتا ہے کجا یہ کہ ساری جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کے ساتھ اور درد والحاح کے ساتھ دعائیں کر رہی ہو اور اللہ تعالیٰ ان کو قبول نہ فرمائے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا اس لئے ہم یقین کے ساتھ تحریک جدید کے اس نئے سال میں داخل ہو رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کو پہلے سے زیادہ اور زیادہ بڑھاتا چلا جائے گا۔‘‘

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 8اکتوبر 1983بمقام مسجدفضل لندن)

دعوت الی اللہ بیرون ممالک:

تحریک جدید کے مطالبات میں سے چوتھا مطالبہ یہ ہے کہ دعوت الی اللہ بیرون ممالک میں حصہ لیں، اس بارہ میں توجہ دلاتے ہوئے اور اصولی ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

’’ مشرقی یورپ اور روس میں جو نئے میدان تبلیغ کے کھلے ہیں ان کا بھی گہرا تعلق تحریک جدید کے آغاز سے ہے۔ تحریک جدید کے آغاز ہی میں روس اور چین اور مشرقی یورپ میں جماعت کی طرف سے باقاعدہ یا اپنے طور پر طوعی کام کرنے والے مبلغین پہنچ چکے تھے اور اپنی قربانیوں کی ایک بہت ہی دردناک اور عظیم داستان یہ لوگ وہاں چھوڑ آئے ہیں۔ ان قربانیوں کو وہاں سے لینا ہے اور آگے بڑھانا ہے۔ اِس سلسلے میں میں وقف کی ایک تحریک کر چکا ہوں جس میں بہت سے مخلصین نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ عارضی وقف کرنے والے جنہوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے انتظار کر رہے ہوں گے کہ وہ درخواستیں کہاں چلی گئیں؟ وہ یاد رکھیں کہ ان پر بہت توجہ کے ساتھ اور تفصیل کے ساتھ غور ہو رہا ہے اور ضروری معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں اور ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ نئی جگہوں پر اس زمانے میں اس طرح بھجوا دینا کہ کوئی شخص سر اٹھا کر جدھر رُخ بنے اُس طرف چل پڑے یہ کوئی مناسب طریق نہیں ہے۔ ان تمام علاقوں کے متعلق چھان بین ہونی ضروری ہے۔ اُن کے حالات، اُن کے جغرافیائی حالات، اُن کے تاریخی حالات، اُن کے موجودہ تمدنی، اخلاقی حالات وغیرہ وغیرہ اور رہن سہن کے طریق، اخراجات کتنے اُٹھیں گے اور کیا کیا دقتیں ہیں جو درپیش ہو سکتی ہیں؟ زبان کے مسائل کیسے حل ہوں گے؟ لٹریچر کیا لے کر جائیں گے؟ اجازت نامے کیسے ملیں گے؟ غرضیکہ اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جن پر باقاعدہ بڑی توجہ اور محنت کے ساتھ تحقیق ہو رہی ہے اور کوائف مرتب ہو رہے ہیں اور موسموں کو بھی دیکھنا پڑے گا۔ کون سے موسم وہاں موزوں رہیں گے؟ جب بھی یہ تیاری ہو جائے گی تو ہم انشاء اللہ واقفین کو باقاعدہ ایک تفصیلی ہدایت نامہ بھجوائیں گے اور ان کی پوری رہنمائی کریں گے کہ آپ اگر فلاں علاقے میں جانا چاہتے ہیں تو اِس طرح جائیں، یہ یہ ضروریات ہیں، یہ یہ امور پیش نظر رہنے چاہئیں اور جماعت اس معاملے کیا مدد کر سکے گی؟ پھر بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں کے لئے ابھی مناسب تعداد میں لٹریچر موجود ہی نہیں ہے اور لٹریچر بعض تو ایسے ہیں جو کتابیں اور رسالے چھپ رہے ہیں، بعض ابھی تیار ہو رہے ہیں۔ نئی زبانیں ہیں جن پر ہمیں کوئی اختیار نہیں۔ ابھی کوئی احمدی ان زبانوں کا ماہر نہیں بنا۔ تو ماہرین بھی ڈھونڈنے پڑتے ہیں۔ پھر صحیح تراجم کے لئے جو احتیاطیں ضروری ہیں وہ بھی ضروری ہیں اور وقت طلب بھی ہیں۔ تو انشاء اللہ آئندہ دو تین ماہ کے اندر اندر ہمارے واقفین کے رسالے کی مَیں امید رکھتا ہوں، ان علاقوں میں جانا شروع ہو جائیں گے اور ایک دو پہلے جا بھی چکے ہیں۔ بعض لوگ جن کے پاس مالی توفیق نہیں ہوتی، وقف کرتے ہیں ان کے متعلق میری گزارش یہ ہے کہ وہ وقف بے شک کریں لیکن اگر بعض لوگوں نے جس طرح کہ بعض ہمارے مخلصین ابھی کر رہے ہیں روپے بھجوانے شروع کئے یا وعدے

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

کئے کہ آپ اپنی طرف سے جس کو چاہیں بھجوائیں ہم وقف میں وقت نہیں دے سکتے مگر رقم مہیا کر سکتے ہیں، ایسی رقمیں بھجوائیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا بھجوا بھی رہے ہیں اور وہ اتنی کافی ہوئیں کہ سارے خواہش مندوں کو بھجوایا جا سکے تو انشاء اللہ سب کو بھجوائیں گے لیکن اگر اتنی کافی نہ ہوئیں تو پھر جو خواہش مند ہیں ان میں سے انتخاب کرنا ہوگا اور جو نسبتاً زیادہ اہلیت والے ہیں ان کو بھجوا سکیں گے۔

زبانوں کے متعلق بھی معلومات بھجوائی جائیں گی لیکن یہ یاد رکھیں کہ وقف یعنی عارضی وقف کرتے وقت آپ کے ذہن میں جو بھی ملک ہے، مشرقی یورپ کا ہو، رُوس ہو یا چین ہو جو بھی نئے ممالک ہمارے پیش نظر ہیں ان میں سے جو آپ کو زیادہ پسند ہو یا اپنا طبعی رجحان پاتے ہوں ان کی زبان سیکھنی شروع کر دیں اور سر دست ابتدائی تعلیم کے لئے جو عام ٹکسالی کی یہ چھوٹی چھوٹی کتابیں یا کیسٹس وغیر مہیا ہیں ان سے آپ بے شک کام لیں۔ ابتدائی تعارف ضرور ہو جانا چاہئے، روز مرہ کی چند باتیں کرنی آجائیں اور بعد میں ہم آپ کو جو لٹریچر دیں گے اس سے بہت سی ضرورت پوری ہو جائے گی لیکن کچھ تعارف کے بعد جب آپ وہاں جائیں گے تو وہاں زبان سیکھنی زیادہ آسان ہوگی۔ پہلے سے تعارف ہو تو پھر بہت جلدی انسان رَواں ہو جاتا ہے۔''

(از خطبہ جمعہ 2 نومبر 1990ء بمقام مسجد فضل لندن)

وقف زندگی:

احباب جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مختلف قربانیوں کا عمومی ذکر کرتے ہوئے تحریک جدید کے آٹھویں مطالبہ وقف زندگی کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا:

'' جانیں پیش کرنا اور وقت کی قربانی کرنا اور اموال پیش کرنا اور اپنی عزیز متاع کو خدا کے حضور قربان کر دینا ہر رنگ میں بہت ہی حسین منظر کے ساتھ دکھائی دے رہا ہے اور انفرادی طور پر بھی بہت ہی خوبصورت اور دلکش جانی اور مالی قربانی کے واقعات نظر کے سامنے آتے رہتے ہیں اور اجتماعی طور پر جماعت احمدیہ کی ہر تنظیم کی طرف سے بھی ان دونوں پہلوؤں سے مسلسل اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدم آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے مگر جہاں تک با قاعدہ وقف زندگی کا تعلق ہے تحریک جدید انجمن احمدیہ وقف زندگی کے نظام کی سب سے نمایاں مرکز ہے اور مالی قربانی کے لحاظ سے بھی دوسری تنظیموں سے مقابلتاً پیچھے نہیں۔''

(ازخطبہ جمعہ فرمودہ 31 اکتوبر 1986ء بمقام ہالینڈ)

مال اور جان دونوں کے الٰہی مطالبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے قرآن کریم کی روشنی میں ایک عظیم الشان نکتہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

'' ایک اَور بات کی طرف میں نے خصوصی توجہ دلائی تھی کہ ہمیں جماعت احمدیہ کو ہمیشہ اس عہد کے دونوں پہلو ملحوظ رکھنے چاہئیں: اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَھُمۡ وَاَمۡوَالَھُمۡ بِاَنَّ لَھُمُ الۡجَنَّۃَ۔ صرف اموال خریدنے کا وعدہ نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جانیں خریدنے کا بھی اعلان فرمایا ہے اس لئے وقف میں بھی آگے بڑھیں اور مالی قربانی کرنے والوں کی تعداد بڑھائیں۔ صرف ان کی مالی قربانی کا معیار نہ اونچا کریں بلکہ تعداد بڑھائیں۔''

(ازخطبہ جمعہ فرمودہ 31 اکتوبر 1986ء بمقام ہالینڈ)

مزید فرماتے ہیں:

''وقف کے لئے جماعت احمدیہ میں دوبارہ پھر غیر معمولی توجہ پیدا ہوگئی ہے نہ صرف یہ کہ وقف کی جو دوسری عام صورت ہے یعنی اپنے وقت کو جماعت کے لئے زیادہ پیش کرنا اس میں غیر معمولی اضافہ دکھائی دے رہا ہے، طوعی کارکنان بڑے زور کے ساتھ اور بڑے جذبے کے ساتھ آرہے ہیں، ہر قسم کے وقف کا جو اُن سے مطالبہ کیا جاتا ہے وہ خوشی سے پیش کرتے ہیں لیکن اس کے علاوہ مستقل وقف زندگی کی خواہش بھی دن بدن بڑھتی چلی جاری ہے اور اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو بچے نئے پیدا ہوتے ہیں ان میں بعض دفعہ مائیں بعض دفعہ باپ بڑی محبت اور شوق سے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے منت باندھی ہوئی تھی کہ بچہ ہوگا تو ہم پیش کر دیں گے۔ ایک ماں نے اس دفعہ جرمنی میں ایک چھوٹی بچی دکھائی کہ میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ بیٹا ہو یا بیٹی ہو میں نے جماعت کو دینا ہے تو یہ بیٹی ہے یہ آپ کی ہے اور اِس قدر خوشی ہوتی ہے اُن کے چہروں پر اِس بات پر، اتنا خدا کا شکر اُن کی آنکھوں سے، اُن کے چہرے کے آثار سے برستا ہے کہ صاف پتہ چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہی اب وہ جماعت ہے جو قرآن کریم کی اس آیت کی مصداق ہے: اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَھُمۡ وَاَمۡوَالَھُمۡ بِاَنَّ لَھُمُ الۡجَنَّۃَ۔ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں بھی خرید لی ہیں اور اُن کے اَموال بھی خرید لئے ہیں اس وعدے پر کہ یقیناً اُن کے لئے جنت ہوگی۔''

(ازخطبہ جمعہ فرمودہ 31 اکتوبر 1986ء بمقام ہالینڈ)

تحریک جدید کے اوّلین واقفین

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تحریک جدید کے اعلان کے بعد ابتدائی طور پر زندگیاں وقف کرنے والوں کا بھی ذکر فرمایا اور جماعت کو نصیحت کی کہ ان کی قربانیوں کا تسلسل قائم رکھیں۔ آپ نے فرمایا:

''جہاں تک واقفین کا تعلق ہے حضرت (فضل عمرؓ) کی تحریک کے نتیجے میں نوجوانوں کا جو پہلا ایک دستہ دنیا میں پھیلایا گیا ان کے نام میں آپ کو پڑھ کے سناتا ہوں کیونکہ آج ہم میں سے بہت کم ایسے ہیں جو تاریخ احمدیت پڑھنے کا شوق یا وقت رکھتے ہیں یا انہیں تاریخ احمدیت جو مولوی دوست محمد صاحب نے بڑی محنت سے لکھنی شروع کی ہوئی ہے اس کی جلدیں ہی مہیا ہیں یا دستیاب ہیں تو اس پہلو سے کبھی کبھی پرانی تاریخ کو دُہرا دینا چاہئے تاکہ نئی نسل کے لوگوں کو بھی معلوم ہو کہ آج سے کچھ سال پہلے جماعت کا کیا حال تھا؟ کون کون سے مخلصین تھے جو قربانیوں میں آگے آئے اور پھر ان کے نتائج کیا نکلے؟ بہر حال اوّل مجاہدین کا جو دستہ تھا ان میں سے نو نام میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں: ایک مولوی غلام حسین صاحب ایاز، صوفی عبدالغفور صاحب، صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز، مولوی عبدالغفور صاحب، محمد ابراہیم ناصر صاحب، ملک محمد شریف صاحب گجرات کے اور مولوی محمد دین صاحب۔ ان کے علاوہ تین خوش نصیب ایسے بھی تھے جو آج بھی زندہ ہیں۔ ان میں ایک حاجی احمد خان صاحب ایاز جو ہنگری کے مبلغ بنائے گئے تھے پھر پولینڈ بھی گئے تھے اور ایک مولوی رمضان علی صاحب جو آپ کی یعنی انگلستان کی جماعت کے ایک ممبر ہیں اور خدا کے فضل سے زندہ بھی ہیں اور صحت بھی اچھی ہے اور پھر چودھری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی ہیں۔ تو یہ وہ خوش نصیب تھے جنہوں نے نہ صرف اس آواز پر لبیک کہا بلکہ ان کی پیشکش قبول فرمائی گئی اور ان کو تاریخی لحاظ سے یہ سعادت بخشی گئی کہ تحریک جدید کے بعد واقفین کا جو دستہ دنیا میں پھیلایا گیا ان میں یہ شامل ہوئے۔''

(ازخطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 19 90 بمقام مسجدفضل لندن)

دعا:

تحریک جدید کا انیسواں مطالبہ ہے مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کیلئے خاص طور پر دعائیں کرنا۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

'' بار ہا میں توجہ دلاتا ہوں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ لوگ بھول جاتے ہیں۔ دعا کا مضمون ایسا ہے جو ساری انسانی زندگی کی دلچسپیوں پر حاوی ہے اور عمومی دعائیں نہیں بلکہ خاص معاملات کے متعلق خاص توجہ سے دعا کرنا ضروری ہوا کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس میں برکت ملتی ہے۔

اِس لئے امراء محض نظام کے خشک نگران نہ بنیں بلکہ ایک زندہ نظام کے زندہ نگران بنیں اور روحانی لحاظ سے ان کا دعا گو ہونا ضروری ہے۔ ان کا دعا پر ایمان رکھنا، کامل یقین رکھنا ضروری ہے اور ہر مشکل کے وقت دعا کے ساتھ ان کو کام شروع کرنا چاہئے اور دعا کے ساتھ مشکل کشائی کے لئے خدا کے حضور گرنا چاہئے۔ اس طرح آپ کے ہر شعبے میں خدا کے فضل میں غیر معمولی برکت پڑے گی۔ جو لوگ دعا کے مضمون کو بھولتے نہیں ان کے کام میں بے انتہا برکت ہوتی ہے اور ہم نے تبلیغ کے میدانوں میں بھی دیکھا ہے جہاں اُمراء صرف خشک نظام قائم کرتے ہیں ان کے نظام میں برکت نہیں پڑتی، جہاں دعا گو اُمراء ہیں اور دعائیں کرتے بھی ہیں اور عاجزی کے ساتھ دوسروں کو بھی دعا کی تلقین کرتے رہتے ہیں، درخواستیں کرتے ہیں ان کے ہاں غیر معمولی برکت پڑتی ہے۔ پس اپنے جماعتی نظام کو خشک مکینیکل دنیاوی نظام نہ بننے دیں اس کو اپنی دعاؤں سے، اپنے آنسوؤں سے، اللہ کی محبت سے تر رکھیں۔''

(ازخطبہ جمعہ فرمودہ 27 اکتوبر 1989 بمقام مسجد فضل لندن)

☾☾☾☾☾

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 2

یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ آج جب دنیا دوبارہ اقتصادی بحران کا شکار ہے۔ مہنگائی یورپ میں بھی بڑھ رہی ہے لیکن ایک تو یہ ہے کہ اس مہنگائی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے لجنہ کو توفیق دی کہ انہوں نے جو قربانی کی وہ رنگ لائے اور پھل لائے اور اس کا نتیجہ ہم آج دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والیوں کو بے انتہا جزا دے۔ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ یہ نظارے ہمیں دنیا میں ہر جگہ نظر آتے ہیں۔ اس طرح بڑھ چڑھ کر احمدی قربانیاں کر رہے ہوتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ 1923ء میں برلن کی مسجد کی تعمیر شروع کی گئی تھی تو خوفناک اقتصادی بحران کا شکار ہونے کی وجہ سے تعمیر نہیں ہوسکی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے مسیح کی جماعت کو اس انعام سے نوازنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس لئے جو آج کل دنیا میں اقتصادی حالات ہو رہے ہیں ان حالات سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے مسجد کی تعمیر کی توفیق بھی عطا فرما دی اور مکمل بھی ہوگئی۔ باوجود تمام اقتصادی حالات کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس جذبہ سے احمدی قربانی کرتے ہیں مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ انشاء اللہ احمدیوں کے روپے میں ہمیشہ برکت ڈالتا رہے گا۔ کسی نے مجھے بتایا کہ جب انہوں نے اپنے ریٹرن (Return) داخل کرائے تو ٹیکس کے محکمہ والے اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھے کہ تمہارے گھر کا خرچہ تمہارے چندے سے کم کس طرح ہوسکتا ہے۔ تو ایسے لوگ بھی ہیں جن کے گھر کے خرچ ان کے چندوں کی ادائیگی سے کم ہیں۔ پس یہ وہ روح ہے جو ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہے کہ اپنے خرچ کم کر کے بھی قربانی کرنی ہے۔ اس روح کو قائم رکھنا اور قربانی کی توفیق ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ حقیقی مومن کبھی اس رُوح کو نہ مرنے دیتا، نہ اس پر فخر کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اس نے آپ پر کیا اس پر اس کے آگے جھکتے چلے جائیں اور خود بھی اس مسجد کی تعمیر کا حق ادا کریں اور اپنی نسلوں کی بھی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ مسجد کا حق ادا کرنے والی ہوں۔ احمدی عورتوں کو خاص طور پر آج اس حوالے سے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو قربانی انہوں نے کی ہے اس کا فائدہ تبھی ہوگا جب اس سے ہمیشہ فیض اٹھاتے چلے جانے کی کوشش کریں گی اور وہ کوشش تبھی کامیاب ہوگی جب اپنے بچوں کی تربیت اس نہج پر کریں گی جس کی تلقین خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمائی ہے اور ان کا مسجد سے تعلق جوڑیں گی۔

اسی طرح مرد بھی یاد رکھیں کہ عورتوں نے اس مسجد کی تعمیر سے جو احسان آپ پر کیا ہے اس کا حق اسی طرح ادا ہو سکتا ہے۔ بہت سارے مرد کہیں گے کہ پیسے تو ہم سے ہی لئے تھے، بے شک لئے ہوں گے لیکن پھر دینا بھی بڑی قربانی ہے۔ بہر حال اس کا حق اس طرح ادا ہوسکتا ہے، احسان کا بدلہ تب اثر کرسکتا ہے جب آپ مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ برلن کی مسجد کی تعمیر نے یہ سبق بھی آپ کو دیا ہے کہ عورتوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کے مرد عبادت گزار ہوں اور اگر ان کے بس میں ہو تو وہ ہر جگہ آپ کو مسجد بنا کر دیں۔ جب مَیں کینیڈا گیا تو کینیڈا کی لجنہ نے ایک ملین ڈالر کی قربانی دی کہ اس سے مسجد بنا دیں۔ لیکن زائد بھی خرچ ہوگا تو کہتی ہیں بہر حال ہم دیں گی۔ ایسی قربانیاں ہر جگہ نظر آتی ہیں۔ مسجدوں میں آنے کی فرضیت تو مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں کا تو اگر دل چاہے تو جمعہ پر آنا ہے نہیں تو نہیں آنا۔ یا پھر اگر کوئی اپنا فنکشن ہوا تو اس پر کبھی کبھار یہاں آنا ہے۔ پس مساجد کی تعمیر کے لئے عورتوں کی قربانی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے قربانی کرتی ہیں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ میری یہ سوچ صرف خوش فہمی پہ مبنی نہ ہو بلکہ عورتیں اپنے بچوں کی بقا اور اپنے مردوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے جو قربانیاں کر رہی ہیں وہ اسی سوچ کے ساتھ ہوں اور یہ سوچ پھر یقیناً عورتوں کے لئے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گی۔

حضور انور نے فرمایا: جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب

ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ لیتا چلا جائے۔ اس مسجد کا حق ادا کرنے والا ہو اور یہاں کے لوگوں کی توجہ جو اس طرف پیدا ہو رہی ہے اور اخباروں اور میڈیا کے ذریعہ سے جو کوریج مل رہی ہے اور جو ملے گی، ابھی تک مجھے رپورٹ تو نہیں ملی کہ فنکشن پہ کیا کوریج تھی، بہر حال مجھے امید ہے انشاء اللہ ہو گی، تو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اور فائدہ یہی ہے کہ جو توقعات لوگوں کی ہم سے ہیں اور سب سے بڑھ کر جو توقعات ہیں اللہ تعالیٰ کی ایک مومن بندے سے ان کو پورا کرنے والے ہوں۔ پس ہمیشہ اس کوشش میں رہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے فیض اٹھانے والے ہوں اور فیض تبھی اٹھا سکیں گے جب اپنی عبادتوں اور نیک اعمال کے نمونے قائم کریں گے۔ اپنی زندگیوں کو اسلام اور قرآن کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔ اپنی نسلوں میں بھی اسلام اور احمدیت کی محبت پیدا کرتے چلے جائیں گے۔ انہیں حقیقی رنگ میں خدا اور رسول ﷺ کا اطاعت گزار بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی صحن میں ایک پودا لگایا۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی ایک پودا لگایا۔

پودا لگانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ کی طرف جا رہے تھے کہ ایک جرمن بوڑھی عورت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ملنے کے لئے راستہ میں کھڑی تھی۔ اس خاتون کی عمر 76 سال ہے۔ برلن میں ہی اس کی پیدائش ہوئی۔ یہ ٹی وی اور اخباروں میں مسجد کے افتتاح سے متعلق خبریں پڑھ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے آئی تھی۔ وہ بتانے لگی کہ خبروں میں دیکھا کہ ہمارے شہر میں مسلمانوں کا خلیفہ آیا ہے۔ تو میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ مَیں بھی جا کر اس خلیفہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔ مَیں نے مسجد دیکھی ہے اور خلیفہ کا خطبہ سنا ہے۔ ان باتوں نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ جمعہ کے بعد جب حضور مسجد سے باہر آئے تو مَیں نے حضور کو دور سے دیکھا تو مَیں نے لوگوں سے کہا کہ کیا مَیں قریب جا کر دیکھ سکتی ہوں؟ چنانچہ کوئی میرا ہاتھ پکڑ کر قریب لے آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حال پوچھا اور اس سے گفتگو فرمائی۔ خوشی کے مارے اس خاتون سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ بار بار ادب سے نیچے جھکتی تھی۔ بار بار یہ کہتی تھی کہ آج میری زندگی میں سب سے زیادہ خوشی کا دن ہے کہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے خلیفہ کو دیکھا ہے اور پھر بات بھی کی ہے۔ میرے کانوں نے خلیفہ کی آواز سن لی ہے۔ وہ روتی جاتی تھی اور کہتی جاتی تھی کہ اب مَیں کسی وقت بھی مر جاؤں لیکن یہ خوشی ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ 34 فیملیز کے 160 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ سات احباب نے انفرادی ملاقات کا شرف پایا۔

ایک جرمن خاتون کی بیعت اور سلسلہ احمدیہ میں شمولیت

ایک جرمن خاتون Mrs.Daiela Lehmann نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی اور دوران ملاقات حضور انور کو بتایا کہ اس نے آج بیعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ یہ خاتون بیعت فارم پُر کر کے ساتھ لے گئی تھی۔ اس طرح اس نے بیعت کی توفیق پائی اور اس نے بتایا کہ وہ قبل ازیں انٹرنیٹ کے ذریعہ اسلام کے بارہ میں تحقیق کرتی رہی ہے۔ مسجد خدیجہ برلن کے افتتاح کے ساتھ ہی یہ پہلا پھل تھا جو عطا ہوا۔

ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد خدیجہ'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب تقسیم سندات خوشنودی

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ''مسجد خدیجہ'' کی تعمیر کے دوران غیر معمولی طور پر وقار عمل کرنے والے احباب میں تقسیم سندات کی تقریب منعقد ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے پیش کی۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ رضوان احمد صاحب اور جرمن ترجمہ آصف قادر صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے مسجد کے افتتاح کی مناسبت سے انگریزی زبان میں نظم پیش کی۔ بعد ازاں شکیل احمد صاحب نے مسجد برلن کے تعلق میں مکرم مبارک احمد صاحب ظفر کا کلام پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے مسجد کی تعمیر کے تعلق میں رپورٹ پیش کی کہ کس طرح دن رات خدام و انصار نے وقار عمل کر کے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔

امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ پچاس افراد میں سے ہم نے 21 افراد کو چُنا ہے جن کو آج خوشنودی کے سرٹیفکیٹ دئے جائیں گے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت باری باری ان کام کرنے والے اور خدمت کرنے والے احباب کو اپنے دست مبارک سے خوشنودی کے سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وقت بھی کافی ہو چکا ہے اور مَیں نے جو کہنا تھا وہ آج خطبہ میں کہہ چکا ہوں۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور نو بج کر پندرہ منٹ پر یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور لنگر خانہ سے ملحقہ سٹور میں بھی تشریف لے گئے۔ معائنہ کے بعد نو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا میں تشہیر

مسجد خدیجہ برلن کی افتتاح تقاریب کی دنیا بھر کے الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا نے غیر معمولی طور پر کوریج دی۔

✿......مسجد کے افتتاح کے موقع پر جرمنی کے علاوہ میڈیا کے نمائندگان میں درج ذیل آٹھ ممالک کے نمائندگان شامل تھے۔

(1) جاپان (2) چیک ریپبلک (3) پولینڈ (4) ہالینڈ (5) اٹلی (6) سوئٹزرلینڈ (7) فرانس (8) سویڈن۔

✿......اسی طرح درج ذیل بین الاقوامی ایجنسیوں کے نمائندگان نے بھی افتتاحی تقاریب میں شرکت کی۔

(1) Dpa (German Press Ageny) (2) Reuters (3) AFP (4) Associated Press ۔

✿......جن قومی اخبارات نے خبر لگائی وہ درج ذیل ہیں:

(1) Die Welt (دی وِیلٹ) (2) Frankfurt Allgemeine (فرینکفورٹ الگے مائن) (3) Sueddeutsche Zeitung (زوڈ ڈوئچے سایٹنگ) (4) Bild (بِلڈ) (5) Taz (تاس) (6) Morgenpost (مورگن پُوسٹ) (7) Tagesspiegel (ٹاگِس شپیگل) (8) Berliner Kurrier (برلن کُوریار) (9) Maerkische Allgemeine Zeitung (مَیرکِشے الگے مائن سائٹنگ) (10) Hamburger Abendblatt (ہمبُرگ ابنڈ بلَٹ) (11) Neue Zuericher Zeitung (نوئے زورِشَر سائٹنگ)۔

اس کے علاوہ ایک بہت بڑی تعداد لوکل اخبارات اور ریجنل اخبارات نے بھی مسجد خدیجہ کی خبریں شائع کیں۔

ٹی وی سٹیشنز

جن ٹی وی اسٹیشنوں نے خبر براڈ کاسٹ کی ان میں جرمنی کے نیشنل چینل Euronews, DW, ZDF,ARD, N-24, NTV, RTL اور برلن کے چینل RBB,ABC-World شامل ہیں۔

خدیجہ مسجد برلن کے افتتاح کے موقع پر میڈیا نے تقریب کو مختلف انداز سے Cover بھی کیا ہے۔

جرمن ٹی وی میں خدیجہ مسجد برلن کے افتتاح کے حوالہ سے خبروں کا خلاصہ

✿......**17.10.08: جرمن چینل نمبر 1 -ARD خبرنامہ Tagesschau میں یہ عبارت نشر کی گئی:**

سابق مشرقی جرمنی کی سرزمین میں پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔ جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مسجد کے خلاف ابتداء سے ہی احتجاج ہوتا رہا ہے۔ احمدیہ جماعت خود کو اسلام کی ایک ریفارم موومنٹ سمجھتی ہے اور طاقت کے استعمال کو ردّ کرتی ہے۔ (ہر گھنٹہ میں ایک بار نشر کی گئی)

✿......**16.10.08: جرمن چینل نمبر ZDF2 کے خبرنامہ Heute میں خبر:**

آج جماعت احمدیہ کے دو سو ممبران کے لئے ایک اہم دن ہے۔ جماعت نے مشرقی برلن میں مسجد تعمیر کی ہے۔ اس کے افتتاح کی تقریب جمعرات شام کو منعقد ہوئی جس میں پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر Thierse شامل ہوئے۔ لندن سے جماعت کے سربراہ خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) تشریف لائے۔ آپ نے کہا کہ ہم جہاں کہیں بھی جائیں لوگوں کو خدشات اور تحفظات ہوتے ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ہم ان غلط فہمیوں کو دور کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جماعت احمدیہ کا بیان ہے کہ ہم امن پسند جماعت ہیں جو دہشتگردی کے خلاف ہیں۔ مسجد کے مخالفین نے بھی دو سو افراد کے ساتھ مظاہرہ کیا۔ ان کا بیان ہے کہ اگرچہ جماعت احمدیہ امن پسند ہے لیکن یہ جرمنی میں جمہوریت کو ختم کر کے شریعت کا نظام لے کر آنا چاہتے ہیں۔ صوبائی وزیر داخلہ نے کہا کہ یہ جماعت کسی کو کوئی تکلیف نہیں دے گی۔ گو ان کی بعض تعلیمات آئین کے سو فیصد مطابق نہیں۔ مذہبی آزادی کا حق ان کو بہر حال حاصل ہے۔ امام مسجد عبدالباسط طارق نے کہا کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی ہے۔ ہم ہر قسم کے تشدد کے خلاف ہیں۔ امام صاحب سب ہمسایوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اس مسجد میں خطبہ جرمن زبان میں دیا جائے گا۔ جرمنی کا ادارہ برائے آئینی تحفظ (خفیہ ایجنسی) کا بیان ہے کہ یہ جماعت بے ضرر ہے۔

(یہ خبر سارا دن کے دوران مختلف اوقات کے خبرناموں میں نشر کی گئی)۔

✿......**18.10.08: جرمنی چینل نمبر ZDF 2 کے پروگرام Landerspiegel میں خبر:**

جماعت کے سب سے بڑے سربراہ خلیفہ لندن سے مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: ''ہم جہاں بھی گئے، علاقہ کے لوگوں نے تحفظات اور خوف کا اظہار کیا۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ہم ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے میں کامیاب ہو گئے۔'' جرمنی کی جماعت کشادہ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسجد میں ہر ایک کا خیر مقدم کرے گی۔

✿......**17.10.08: SAT 1، اہم سیٹلائیٹ چینل کی نشر کی گئی خبر:**

''مشرقی برلن میں جمعرات کی شام کو باقاعدہ تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح ہوا۔ اس پروگرام میں 250 افراد نے شرکت کی۔ پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر Thierse نے کہا کہ باہمی کشادہ دلی اور رواداری کے کلچر کے لئے کوشاں رہنا چاہئے۔

✿......**17.10.08 : n-24، جرمنی کا بڑا نیوز چینل:**

''احتجاج کے باوجود مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ Thierse نے کہا کہ اب معمول کی زندگی کا آغاز ہو جانا چاہئے۔ تعصّبات اچھے مشیر نہیں ہوتے''۔ جرمنی میں احمدیہ جماعت کے 30 ہزار ممبران ہیں۔ دیگر مسلمانوں کی طرف سے احمدیوں کو سخت مخالفت کا سامنا ہے۔ جماعت احمدیہ ڈائیلاگ کے لئے تیار ہے۔ آئندہ ایام کے دوران مسجد میں Open Day کے پروگرام ہوں گے۔

✿......**17.10.08 : Euro-News مشہور یورپی نیوز چینل:**

جماعت احمدیہ نے مشرقی جرمنی میں پہلی مسجد کا افتتاح کر دیا ہے۔ اس کے خلاف تین سو افراد نے احتجاج کیا Thierse نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ اختلافات ختم ہو جائیں گے۔ تعصب اور ڈر کی وجہ علم کی کمی ہوتی ہے۔ لیکن علم کی مدد سے تعصّبات ختم کئے جا سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے امیر، عبداللہ واگس ہاؤزر نے کہا کہ ''جماعت احمدیہ آزادیٔ رائے اور آزادیٔ مذہب کے لئے کوشاں ہے''۔ احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن اسلامی دنیا میں اس بات میں اختلاف ہے۔

✿......**18/ اکتوبر 2008ء کو Domradio (کیتھولک ریڈیو) نے اپنی نشریات میں کہا:**

مشرقی جرمنی کی پہلی مسجد کا افتتاح ایک تقریب کے ذریعہ ہوا۔ جمعہ کو نو تعمیر مسجد میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ مدعو مہمانوں میں جماعت کے خلیفہ، حضرت مرزا مسرور احمد، پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر تھیئرزے شامل تھے۔ کیتھولک چرچ کی طرف سے

Wolfgang Klose شامل ہوئے جو برلن چرچ کی مجلس عاملہ کے صدر ہیں۔ Thierse نے کہا کہ جماعت کو اپنی مذہبی رسومات کے بارہ میں لوگوں کو بتانا چاہیئے۔ ہمسایوں کو چاہیئے کہ نو واردان (احمدی) جو ان کے لئے اجنبی ہیں ان کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ خلیفہ (ایدہ اللہ) نے ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مسجد کی حمایت کی۔ آپ نے زور دیا کہ مقامی احمدی جرمنی کے وفادار ہیں۔ نیز آپ نے یقین دلایا کہ جماعت مسجد کے مخالفین کے لئے بھی دعا کرے گی۔ جرمنی کے آئینی تحفظ کے ادارہ (خفیہ ایجنسی) کا بیان ہے کہ احمدیہ جماعت حکومت کے لئے کسی قسم کی فکرمندی کا باعث نہیں اور پُرامن ہے۔

✿...... برلن کی مشہور اور سب سے زیادہ بکنے والی اخبار برلینر سائیٹنگ (Berliner Zeitung) نے سرخی لگائی:

''مسجد برداشت کا مادہ رکھتی ہے''۔

خدیجہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر برلن وزیر اعلیٰ نے احمدیوں کو مبارکباد دی ہے اور کہا ہے کہ یہ مسجد برداشت اور بردباری کی علامت ہے اور اس وصف کو ترجیح دینے میں مدد دے گی۔ جرمن پارلیمنٹ کے نائب صدر نے علاقہ کے لوگوں سے احمدیوں میں ایک دوسرے کے لئے زیادہ برداشت اور مفاہمت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

احمدیوں کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے اپنے خطاب میں مہمانوں کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ باجود مخالفتوں کے مسجد بنانے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے اپنے فرقہ کے لوگوں کی جرمنی سے وفاداری پر بھی یقین دلایا اور مسجد کے مخالفین کے لئے بھی دعائیہ کلمات کہے۔ اسی طرح انہوں نے دعا بھی کی اور امید بھی ظاہر کی کہ احمدیوں کو جرمن قوم کا حصہ سمجھا جائے گا۔ ان کی تعداد جرمنی میں 30 ہزار کے لگ بھگ ہے۔

✿......اخبار برلینر کُوریار (Berliner Kurier) نے لکھا کہ:

برلن کے لارڈ میئر کی طرف سے مسجد کی تعمیر پر مبارکباد۔

برلن کی صوبائی حکومت کے سربراہ لارڈ میئر Oberbrgermeister نے جماعت احمدیہ کو نئی مسجد کی تعمیر کے موقع پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ نے یہ نئی مسجد بنائی ہے۔ یہ مسجد سابق مشرقی جرمنی (German Democratic Republic) کی سرزمین پر پہلی باقاعدہ مسجد ہے۔

✿......16-10-08 اخبار Die Welt (دی ویلٹ)

ویلٹ (دنیا) جرمنی کے بڑے روزنامہ اخباروں میں شمار ہوتا ہے اور رجعت پسند Conservative ہے۔

✿......17-10-08: اسلامی تنظیموں کا مسجد کی تعمیر پر اطمینان کا اظہار۔

اسلامی اداروں کی کانفرنس OIC کے جنرل سیکرٹری مسٹر احسانو غلو نے کہا کہ مسجد کی تعمیر مسلمانوں کی جرمن معاشرے میں انٹیگریشن کی طرف اہم قدم ہے۔ مَیں مسجد کے افتتاح پر خوش ہوں کیونکہ اسلام کے خلاف اٹھنے والی آوازیں تمام جرمنی کی نمائندگی نہیں کرتیں۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ جرمنی ایک آزاد ملک ہے اس لئے یہاں مسجد کی تعمیر کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ نئی مسجد جماعت احمدیہ کی ہے جس کے افتتاح کے لئے ان کے خلیفہ لندن سے تشریف لائے۔ جرمن پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر Wolfgang Thierse نے افتتاح کے موقع پر کہا کہ ہمیں ایک دوسرے کے احترام کو روایت دینا چاہیئے۔ جماعت کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا خلیفہ کہلاتے ہیں۔ .... ماہ نومبر کے دوران مسجد میں Open Day کے پروگرام ہوں گے۔

✿......17-10-08 Bild-Zeitung (بلڈ سائٹنگ)۔ اخبار کا تعلق زرد صحافت Yellow Press سے ہے۔

مشرقی جرمنی میں مسجد کے افتتاح کے خلاف مظاہرہ۔

جمعرات کی شام مشرقی جرمنی میں پہلی مسجد کے افتتاح کے موقع پر تین سو افراد نے احتجاج کیا۔ دائیں بازو کی انتہا پسند پارٹی NPD نے کچھ دیر پہلے اپنے احتجاجی مارچ کا پروگرام ترک کر دیا تھا۔ شہر کے لارڈ میئر نے مسجد کی تعمیر پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ نوتعمیر مسجد ہمارے شہر میں مذہبی اور ثقافتی رواداری کی علامت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مستقبل میں بھی جماعت احمدیہ مختلف اقوام اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان مفاہمت کے لئے کوشاں رہے گی۔ صوبہ برلن کے وزیر داخلہ نے کہا کہ احتجاج کی بنا پر مسجد کی تعمیر نہیں روکی جاسکتی۔ مذہبی آزادی زیادہ اہم ہے۔ خبر کے آخر میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف ہے۔ جماعت کے ترجمان نے کہا کہ تجربہ کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ تعصّبات دور ہو جائیں گے اور مسجد کے دروازے ہر شخص کے لئے کھلے ہیں۔

✿......اخبار Berliner Morgenpost نے 17/اکتوبر کی اشاعت میں لکھا:

مشرقی برلن کی پہلی مسجد کا افتتاح: (مسجد کی تصویر بھی شائع کی اور حضور انور کی تصویر مع جرمن مہمانوں کے شائع کی)

مسجد کے افتتاح کا پروگرام پولیس کی حفاظت میں ہوا۔ عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت نے قریباً سو اخباری نمائندوں کی موجودگی میں کہا کہ ہم دس سال تک برلن میں مسجد کی تعمیر کے لئے زمین تلاش کرتے رہے۔ اب یہاں ہمیں مسجد بنانے کی اجازت ملی۔ صوبہ برلن کے وزیر داخلہ Korting نے کہا کہ یہ مسجد امن وامان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ مسجد کی خصوصیت میں ایک تیرہ میٹر اونچا مینار اور ایک گنبد شامل ہے۔ تعمیر پر 1ء7 ملین یورو لاگت آئی ہے جو صرف جماعت کی خواتین نے ادا کئے۔

✿......17.10.08 : مسجد رواداری کی علامت ہے: برلن کے لارڈ میئر کا بیان:

برلن صوبہ کے سربراہ اور لارڈ میئر Klaus Wowereit نے خدیجہ مسجد کی تعمیر پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسجد ہمارے شہر میں مذہبی اور ثقافتی رواداری کی علامت ہے۔ وہ خود اس افتتاح میں ایک جرمنی کی چانسلر کے ساتھ عالمی مالیاتی بحران کے تعلق میں ایک میٹنگ کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔ افتتاح کے پروگرام میں 200 مدعو سیاست دان، تمام بڑے مذاہب کے نمائندے، ہمسائے اور بیسیوں صحافی اور ٹیلی ویژن کے نامہ نگار شامل ہوئے۔ جماعت کے عالمی سربراہ، خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد، لندن سے تشریف لائے۔ آپ نے مہمانوں اور سیاست دانوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے گذشتہ اڑھائی سالوں کے دوران مخالفت کے باوجود مسجد کی تعمیر کے منصوبہ کی حمایت کی۔ آپ نے کہا کہ ہماری جماعت جرمنی کی وفادار ہے۔ نیز مسجد کے مخالفین کے لئے بھی ہم دعا کریں گے۔ ''خدا کرے کہ آپ جماعت احمدیہ کے ممبران کو سچے جرمن شہریوں کے طور پر قبول کرنے والے بن جائیں۔'' جماعت احمدیہ کے جرمنی میں تیس ہزار ممبران ہیں۔

✿...... اخبار Tagesspiegel Berlin, (ٹاگس شپیگل) اپنی 18 اکتوبر کی اشاعت میں لکھتا ہے:

''خلیفہ برلن تشریف لائے''

برلن کی نئی مسجد میں جماعت کے سربراہ نے پہلا خطبہ جمعہ دیا۔ ایک جرمن نوجوان فلپس بھی روحانی طور پر اس پروگرام میں شامل ہونا چاہتا تھا۔ لیکن مسجد میں صرف مقررہ افراد ہی نماز کے لئے آسکتے تھے۔ ایک پولیس کے افسر نے کہا کہ جس طرح پوپ کے ایسٹر میس Easter Mass میں بھی ہر شخص نہیں جاسکتا ایسے ہی یہ پروگرام بھی ہے۔ ایک احمدی نوجوان نے کہا کہ خلیفہ (وقت) کے خطبہ کو براہ راست سننا میرے لئے سب سے اہم تجربہ ہے۔ جماعت کے ترجمان کے مطابق 10.000 افراد اس پروگرام میں شامل ہونا چاہتے تھے۔ لیکن جگہ صرف 600 افراد کے لئے ہے۔ جماعت کے سربراہ نے اردو زبان کے خطاب میں فرمایا کہ یہ مسجد خدا کا تحفہ ہے جسے ہمیں قبول کرنا چاہیئے۔

✿...... 18-10-08 ٹاگس شپیگل برلن (Tagesspiegel Berlin)۔

برلن میں متنازعہ احمدیہ مسجد کا افتتاح:

لندن میں رہائش پذیر حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ) نے اپنے ابتدائی خطاب میں حکومت اور ان تمام باہمت شہریوں کا شکریہ ادا کیا جو احتجاج کے باوجود تشریف لائے۔ احمدیہ جماعت ایک ایسی تنظیم ہے جو امن پسند ہے اور اسلام کے انتہا پسندوں سے بالکل مختلف ہے۔ آپ نے کہا'' محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ mta نے اس تقریب کو ساری دنیا میں دکھایا جس میں 250 مہمانوں نے شرکت کی۔ ان میں پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر Wolfgang Thierse، رفاہ عامہ کی صوبائی وزیر Heidi Knaake-Warner، نیز ضلعی میئر Mathias Kohne نے شرکت کی۔ مسجد کی تعمیر کے اخراجات عورتوں کی تنظیم لجنہ اماء اللہ نے برداشت کئے۔ Thierse نے اپنی تقریر میں کہا کہ اپنی مذہبی آزادی کا دفاع صرف اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب انسان دوسروں کے مذہب اور رائے کی آزادی کی حفاظت کرے۔ ضلعی میئر نے مسجد مخالفین کی مذمّت کی۔

✿......اخبار Berliner Zeitung میں ایک جرمن سکالر Dietrich Reetz لکھتا ہے:

سیاسی نقطہ نگاہ سے احمدیت ماضی میں کبھی تشدد کی وجہ سے نگاہ میں نہیں آئی اور اس بات کا بھی کوئی ثبوت نہیں کہ اس جماعت کا کسی بنیاد پرست یا تشدد پسند جماعت سے الحاق ہوا ہو۔ احمدیہ جماعت اپنے ممبران کی مذہبی تعلیم کا بھی اسی طرح خیال رکھتی ہے جس طرح دنیاوی مغربی تعلیم کا۔

✿...... اخبار میرکشے اتلے سائٹنگ Märkische Allgemeine, اپنی 19 اکتوبر کی اشاعت میں برلن کیتھولک چرچ کی طرف سے لکھتے ہیں:

شہر کی تصویر میں مینار بھی نظر آنے چاہئیں: برلن کیتھولک چرچ

مبارکباد، برلن کے محلّہ Heinersdorf میں ایک نئی مسجد بنائی گئی ہے۔ اور یہ ایک اچھی بات ہے۔ صوبہ برلن کے کیتھولیک چرچ کی مجلس عاملہ بھی مسجد کی تعمیر پر مبارک باد کا اظہار کرنا چاہتی ہے۔ کیتھولک چرچ کے ممبران اور ملک کے شہری کی حیثیت سے ہم مذہبی آزادی اور مسلمانوں کی انٹی گریشن کے حق میں ہیں۔ بہت سے مسلمانوں کے لئے مساجد روحانی، مذہبی اور معاشرتی مراکز کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جہاں تک طرز تعمیر کا تعلق ہے، اس پر اختلاف ہوسکتا ہے۔ لیکن مسلمان۔ جیسے احمدیہ جماعت۔ پوشیدہ کناروں سے نکل کر باقاعدہ مساجد بنارہے ہیں، ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔ یہ عمل انٹی گریشن کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ یقیناً تنقیدی سوالات جیسے کہ مسلم ممالک میں عیسائیوں کی مخالفت پر بھی تبادلہ ہونا چاہیئے۔ لیکن ایسے واقعات کا یہ مطلب نہیں کہ جرمنی میں مسلمانوں کو مسجد کی تعمیر کے حق سے محروم کیا جائے۔ ایک ناانصافی کی بنیاد پر دوسری ناانصافی نہیں کی جاسکتی۔ برلن کے شہریوں کے لئے بھی مبارکباد جو ہمت اور جوش کے ساتھ مسلمانوں سے تنقیدی تبادلۂ خیال کررہے ہیں اور اس طرح مسلمانوں کو مساوی شہریوں کی حیثیت سے تسلیم کررہے ہیں اور ان کا احترام کررہے ہیں۔ (از: وولفگانگ کلوزے، صدر مجلس عاملہ، کیتھولک چرچ برلن، مرکزی برلن)

✿......اخبار برلینز سائیٹنگ Berliner Zeitung نے ریٹائرڈ صوبائی وزیر اعلیٰ Eberhard Diepgen کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کی مسجد کے بارہ میں کہا کہ: ''یہاں برلن میں ہر شخص کو اپنے عقیدہ کے مطابق روحانی سکون حاصل کرنے کا حق ہے۔ مذہبی عقائد پر عمل کرنے کے لئے ہر عقیدہ کے افراد کو مسجد، چرچ یا یہودی عبادت گاہ بنانے کا حق ہے۔ میں رواداری پھیلانا چاہتا ہوں اور کسی حد تک تحمل اور بردباری کی خواہش رکھتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ Heinersdorf میں بہت جلد نئے احمدی ہمسایوں سے اچھے تعلقات بن جائیں گے۔ اس اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ جرمنی میں احمدیوں کی تعداد تیس ہزار ہے اور ساری دنیا میں یہ کئی ملین ہیں۔ یہ پرامن لیکن قدامت پسند جماعت ہے۔ جرمنی کے قانون کے مطابق یہ جماعت نہ تو تشدد پسند ہے اور نہ انتہا پسند۔ محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں ان کا ماٹو ہے۔ اس جماعت کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں ہیں۔ یہ مذہب کو سیاست سے علیحدہ رکھنے کی قائل ہے اور یہ خالصتاً روحانی جماعت ہے۔

✿......مقامی روزنامہ Berliner Kurier اپنی اشاعت مؤرخہ 17 اکتوبر بروز جمعہ صفحہ نمبر گیارہ پر مع فوٹو حضور انور، مسجد اور احتجاج کرنے والوں خبر شائع کی

''وہ دن، جب اللہ (تعالیٰ) پانکوو Pankow نازل ہوا''۔

Pankow کی نوتعمیر مسجد میں قبلہ کا رخ جنوب مشرق کی طرف ہے۔ مسجد کا نام آنحضرت ﷺ کی پہلی زوجہ مبارکہ حضرت خدیجہ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ خلیفۂ وقت (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ اسلام ایک پرامن مذہب ہے۔ علاقہ کے بعض لوگ مسجد کے مخالف بھی ہیں۔

✿...... Welt (ولٹ) جرمنی کے بڑے روزنامہ اخباروں میں شمار ہوتا ہے اور رجعت پسند Conservative ہے اپنی 17 اکتوبر کی اشاعت میں آدھے کالم کی خبر میں لکھتا ہے:۔

سابقہ مشرقی جرمنی میں پہلی اور سب سے بڑی نوتعمیر شدہ مسجد کا افتتاح ہو گیا

جرمنی کے وائس پریذیڈنٹ نے کہا کہ اب اختلافات ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ اور ہمسایوں کے ساتھ اچھے تعلقات کا آغاز ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ سے میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے مذہبی عقائد اور روایات کو دوسرے لوگوں پر واضح کرتے رہیں۔ جرمنی کی انتظامیہ کے مطابق جماعت احمدیہ ایک پرامن لیکن قدامت پسند جماعت ہے۔

مسجد برلن کے بارہ میں عرب میڈیا میں چھپنے والی خبروں کا خلاصہ

✿......عربی ٹی وی چینلز نے افتتاح کی خبر نشر کی ہے جن میں مشہور عربی چینل العربیہ بھی شامل ہے۔

✿......اخبارات نے بھی یہ خبر چھاپی ہے۔ جن میں الشرق الاوسط بھی شامل ہے جو متعدد ملکوں سے بیک وقت

شائع ہوتا ہے۔

✿......40 کے قریب ویب سائٹس پر مسجد کے افتتاح کی خبر نشر ہوئی۔

✿...... ہر اہم عربی ویب سائٹ نے اس خبر کو نشر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ’’مسجد خدیجہ۔ برلن‘‘ کی افتتاحی تقریب کو انٹرنیشنل میڈیا میں بھی وسیع پیمانے پر کوریج ملی۔

اب تک کی موصولہ رپورٹ کے مطابق:

✿......دنیا بھر کے 148 اخبارات اور رسائل نے مسجد خدیجہ برلن کی افتتاحی تقریب کے بارہ میں خبریں نشر کی ہیں۔

✿......جرمنی کے علاوہ درج ذیل 16 ممالک کے اخبارات نے خبریں شائع کی ہیں:

جرمنی، انگلستان، سکاٹ لینڈ، امریکہ، پاکستان، انڈیا، آسٹریا، سری لنکا، تائیوان، ترکی، کینیڈا، سعودی عرب، بحرین، کویت، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، فرانس، سویڈن اور سرینام۔

✿......انٹرنیشنل اخبارات، میگزین اور خبر رساں ایجنسیاں جنہوں نے اس تقریب کو کوریج دی:

CNN,Associated Press AP, Reuters, Google News, Zimbio News Agency, Euro-Islam, Gilf News, World News Network, Yahoo News, Newsday.com, International Herald Tribune.

✿......بڑے بڑے اخبارات جنہوں نے کوریج دی:

Thew Gaurdian UK, ABC News USA, CNN UK, Deutche Welle (Germany), Spiegel (Germany), USA Today (USA), ITN (UK). MSNBC(USA), Washington Post USA, The Times of India (India)

(باقی آئندہ)

بقیہ: رپورٹ دورہ UK از صفحہ نمبر 16

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد المہدی تشریف لائے اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی سے قبل ان تمام کام کرنے والے والنٹیئرز کو شرف مصافحہ بخشا جو نماز کی ادائیگی کے بعد شیفیلڈ (Sheffield) کے لئے روانہ ہونے والے تھے جہاں اگلے روز ’’مسجد بیت العافیت‘‘ کے افتتاح کی تیاری کرنی تھی اور بعض امور پایۂ تکمیل تک پہنچانے تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے بذریعہ کار بریڈفورڈ شہر کے نچلے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں سے رات کے وقت مسجد المہدی کا بڑا خوبصورت نظارہ نظر آتا تھا۔ مسجد المہدی کو خوبصورت روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کیمرہ سے ان مناظر کی تصاویر بنائیں۔

تقریب عشائیہ

آج پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے مسجد المہدی کے سب سے نچلے ہال میں ایک تقریب عشائیہ (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں شہر بھر کی سرکردہ شخصیات مدعو تھیں۔

مسجد المہدی کے افتتاحی پروگراموں کے تعلق میں آج اس خصوصی تقریب میں بریڈفورڈ کی ڈپٹی لارڈ میئر حوارن حسین، ڈپٹی لارڈ لیفٹیننٹ ڈاکٹر رمیندر سنگھ MEB، چار ممبران پارلیمنٹ، دو یورپین ممبران پارلیمنٹ، مقامی پولیس کے سربراہ، علاقہ کے سب سے سینئر جج سٹیفن گلک، مجسٹریٹ کورٹ کی چیئرمین، سکھ کمیونٹی کا چیئرمین، ہندو مندر کا سیکرٹری، برطانیہ کا پہلا ایشائی لارڈ میئر محمد عجیب اور دیگر مختلف مذاہب کے نمائندے، ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء حضرات اور دیگر ممتاز کاروباری شخصیات اور دوسرے پیشہ ور افراد بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ مجموعی طور پر مہمانوں کی تعداد 130 تھی۔

حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی ہال میں تشریف لائے تمام مہمان احتراماً کھڑے ہوگئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بعض مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ بریڈفورڈ نے کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ عدنان احمد صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ نے اپنے ایڈریس میں جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کا تعارف پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ بریڈفورڈ جماعت کا باقاعدہ قیام 46 سال قبل 1962ء میں ہوا۔ جب اس وقت کے امام مسجد فضل لندن چوہدری رحمت خان صاحب نے اپنے دورہ یارکشائر کے دوران بریڈفورڈ میں باقاعدہ جماعت قائم کی اور یہ لندن سے باہر پہلی باقاعدہ جماعت تھی۔

بعد ازاں امیر صاحب یوکے نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد مقامی ممبر پارلیمنٹ ٹیری رونی نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے جماعت احمدیہ کی بہت تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آج اس تاریکی کے دور میں جماعت احمدیہ روشنی کی طرح ہے۔ موصوف نے جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کی تعریف کی اور جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایک لمبے عرصہ سے جماعت احمدیہ بریڈفورڈ مختلف اقوام کو قریب لانے میں ایک نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ موصوف نے اس خوبصورت مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کی۔

بریڈفورڈ کی ڈپٹی لارڈ میئر حوارن حسین نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو صد سالہ خلافت جوبلی کی خاص مبارکباد دی اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ بریڈفورڈ میں جماعت احمدیہ کا بہت مثبت کردار رہا ہے۔ جماعت مختلف کمیونٹیز کو اکٹھا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ موصوفہ نے کہا کہ جب بھی صبح اپنے کام پر جاتی ہوں تو مجھے مسجد کا خوبصورت نظارہ نظر آتا ہے اور مجھے خوشی ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر محترمہ نے حضور انور کی خدمت میں بریڈفورڈ شہر کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ کے بعد تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس خصوصی تقریب کے لئے تشریف لائے۔

حضور انور نے فرمایا: اس مسجد کی تعمیر کے ابتداء میں بعض لوگوں کی طرف سے جن میں بعض مسلمان بھی شامل تھے خدشات کا اظہار کیا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: بدقسمتی سے بعض نام نہاد مسلمانوں نے اپنی بہیمانہ حرکات کی وجہ سے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ اپنے سیاسی عزائم کی خاطر اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں۔

احمدی مساجد کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: وہ احباب جو ہمیں جانتے ہیں ان کو بخوبی علم ہے اور وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک جماعت کی حیثیت سے ہمیشہ امن، پیار اور محبت کا پیغام پھیلاتی ہے۔ ہم جہاں بھی مساجد تعمیر کرتے ہیں وہ صرف ایک خدا کی عبادت کرنے کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں اور اس مسجد کی تعمیر کا بھی اصل مقصد یہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: وہ لوگ جو اسلام کو الزام دیتے ہیں کہ وہ مساوات کا درس نہیں دیتا وہ نمونہ کے لئے اسلام میں مساجد کو دیکھیں۔ اصل اسلامی مسجد میں ہر فرد کو مساوی حیثیت حاصل ہے خواہ وہ کتنا ہی امیر ہو یا غریب۔ ہر فرد کو مساوی حقوق حاصل ہیں اور نماز کے وقت ہر فرد ایک ہی صف میں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ یہ مساوات معاشرے میں پائی جانے والی تمام گروہ بندیوں کو ختم کر دیتی ہے اور لوگوں کو متحد کر دیتی ہے تاکہ زندگی کے تمام مراحل میں ایک دوسرے کے احترام کا درس دے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: بدقسمتی سے آج اسلام کو دنگا فساد اور ظلم کے مذہب کے طور پر غلط تصویر پیش کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ فرمایا: اسی قسم کے الزامات ماضی میں عیسائیت پر بھی لگائے گئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر چند افراد یا گروپ غلط حرکات میں ملوث ہیں تو اس کا الزام اسلام کی خوبصورت تعلیمات پر نہیں لگایا جاسکتا۔ چند صدیوں پہلے یہی الزام عیسائیت پر بھی لگایا جاتا تھا اور تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ عیسائیت کی تعلیمات میں ظلم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات تو عجز اور محبت سے بھری پڑی ہیں۔ اس لئے معاشرے میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ ہر قسم کی ضد اور نفرت کو مٹایا جائے۔ یہ ضروری ہے کہ صبر اور برداشت کے معیار کو بلند کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کے بزرگ نبیوں کے احترام اور عقیدت کے دفاع کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام تو کُھلا کُھلا پیغام دیتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا قرآن کریم کی یہ تعلیم ان تمام الزامات کا توڑ ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی انسانیت کے لئے خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کی ایک تنظیم ہیومینیٹی فرسٹ جو برطانیہ میں چیرٹی آرگنائزیشن کے طور پر رجسٹرڈ ہے افریقہ کے دُور دراز علاقوں میں صاف پینے کا پانی مہیا کر رہی ہے۔ ضرورتمندوں کو سر چُھپانے کے لئے گھر اور بیماروں کو فری میڈیکل سروس بہم پہنچا رہی ہے۔ اسی طرح جماعت کے ممبران بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ قومی اور بین الاقوامی چیریٹی اداروں کی مدد کر رہے ہیں تاکہ ضرورتمندوں کو ضروری امداد پہنچائی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر پر حاضرین کو یہ یقین دلایا کہ یہ مسجد ہمیشہ نیک کاموں کے لئے روشنی کا گھر رہے گی۔ ہم کبھی بھی یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہماری مساجد سے نفرتوں کے شعلے، بدی، سازشیں یا ظلم کی آگ بھڑکے گی۔ بلکہ یہاں سے تو ہمیشہ محبت، پیار، صلح اور خیر کا پیغام جائے گا۔ فرمایا مَیں جماعت احمدیہ کی طرف سے اس شہر کے ہر فرد کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہر احمدی اپنی بساط کے مطابق یہ پوری کوشش کرے گا کہ وہ امن کے قیام میں پورا تعاون کرے اور یہ مسجد امن، بھائی چارہ اور پیار کی محافظ رہے گی۔ انشاء اللہ۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے اور بعد ازاں دعا کروائی۔ جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ مہمان باری باری حضور انور کے پاس تشریف لاتے، شرف مصافحہ حاصل کرتے اور حضور انور سے گفتگو فرماتے۔ ہر مہمان حضور انور سے مل کر بہت خوش تھا۔ بعض مہمانوں نے درخواست کرکے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

✿......ڈپٹی لارڈ میئر اپنے دو بچوں کو ساتھ لائی تھی۔ موصوفہ نے حضور انور سے اپنے بچوں کا تعارف کروایا اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔

✿......سکھ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے مہمان نے حضور انور سے ملاقات کے دوران کہا کہ حضور! ہم آپ کو روزانہ ٹی وی پر دیکھتے ہیں اور بڑی خوشی ہوتی ہے۔

✿......ایک مہمان نے کہا کہ ہم بچوں کو بٹھا کر حضور کو بچوں کی کلاسز دکھاتے ہیں۔

✿......بعض سرکردہ انگریز مہمانوں نے کہا کہ حضور انور نے آج جو خطاب فرمایا ہے اس کی بہت ضرورت تھی۔ اگر ہم اس تعلیم پر عمل پیرا ہوں تو دنیا کے سارے مسئلے حل ہوجائیں گے۔

✿......مہمانوں نے مسجد کی بہت تعریف کی اور اکثر نے کہا کہ یہ بہت خوبصورت مسجد ہماری نظروں کے سامنے بنی ہے اور شہر سے گزرتے ہوئے نظر آتی ہے۔

✿......ایک ممبر یورپین پارلیمنٹ کی اہلیہ حال ہی میں اپنے انڈیا کے سفر کے دوران قادیان سے ہوکر آئی تھیں۔ موصوفہ نے حضور انور کو بتایا کہ قادیان قیام کے دوران مجھے بے حد عزت دی گئی۔ میرے دل میں اہل قادیان کی بہت قدر ہے۔ مَیں ایک وفد لے کر دہلی گئی تھی اور پھر قادیان بھی گئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا ہم دوبارہ آپ کو قادیان آنے کی دعوت دیتے ہیں۔

رات نو بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ رات قیام کے لئے محترمہ سلمٰی مبارکہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب مرحوم کے گھر Gomersal تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب مرحوم کا گھر مسجد المہدی سے پندرہ بیس منٹ کی مسافت پر ہے۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

صدسالہ جشن خلافت نمبرز

صدسالہ جشن خلافت کی تقریبات کے حوالہ سے طبع ہونے والی خصوصی اشاعتیں اور سووینئرز (جو ہمیں موصول ہوئے ہیں) کا تعارف کچھ عرصہ سے جاری ہے۔ ایسی خصوصی اشاعتیں، دورانِ سال، جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں گی، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، اُن پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف پہلے ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہے گا۔ رسائل و جرائد کی ترسیل نیز خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

رسالہ ’’النصرت‘‘ کا صدسالہ خلافت نمبر

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے رسالہ ’’النصرت‘‘ کا صدسالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے شائع ہونے والا خصوصی نمبر A4 سائز کے ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں 60 صفحات اردو میں اور باقی انگریزی زبان میں ہیں۔ اس خصوصی شمارہ میں خلافت کے حوالہ سے مختلف زاویوں سے تحریر کردہ مضامین اور چند نظموں کے علاوہ متعدد تاریخی تصاویر بھی شامل اشاعت ہیں۔

خلافت کا احترام و اطاعت

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے رسالہ ’’النصرت‘‘ کے صدسالہ خلافت نمبر میں مکرمہ امۃ الحئی خان صاحبہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں وہ ذاتی مشاہدات کے حوالہ سے خلافت کے احترام اور اطاعت کے واقعات بیان کرتی ہیں۔

آپ کہتی ہیں کہ مَیں نے اپنے نانا حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے بارہ میں سنا ہے کہ وہ بیعت کے بعد سب کچھ چھوڑ کر قادیان آ بسے تھے۔ جب ہماری خالہ بُوا زینب بیگم کے نکاح کی تجویز حضرت میاں شریف احمد صاحبؓ کے ساتھ ہوئی تو سارا ملیرکوٹلے کا خاندان اس رشتہ کے خلاف تھا لیکن حضرت نواب صاحبؓ میں غیرتِ ایمانی کا وہ جوش تھا کہ فرمایا: اگر شریف احمد ٹھیکرا لے کر گلیوں میں بھیک بھی مانگ رہا ہوتا تو بھی مَیں اس کو بیٹی دے دیتا۔

میری بڑی امی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے ساتھ مَیں نے بہت وقت گزارا، کئی ماہ اُن کے پاس رہی۔ اُنہیں اللہ تعالیٰ، رسول کریم ﷺ، حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بہت محبت تھی اور خلافت و جماعت کے لئے انتہائی عقیدت۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر ہوتا تو کبھی یہ احساس نہ ہوتا کہ صرف اپنے والد کا ذکر ہے بلکہ ایسی عقیدت و احترام کہ گویا سب کچھ ایک روحانی تعلق ہے۔...... خلافت کے ساتھ بھی ایک خاص عقیدت کا تعلق تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ سے اتنی محبت تھی کہ مَیں رشک کرتی کہ آپؓ کی ہر بات بڑے بھائی صاحب سے شروع ہوتی اور اُن پر ہی ختم ہوتی۔ لیکن جب شعور ملا تو احساس ہوا کہ یہ صرف بہن بھائی کی محبت نہیں بلکہ کچھ اَور ہے اور وہ ہے خلافت کے لئے احترام اور غیرت۔ جب حضرت مصلح موعودؓ کی وفات ہوئی تو انتخاب خلافت کے وقت سب دعا میں مصروف تھے۔ مجھے باہر کسی پہرہ دار نے بتایا کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ میری عمر چھوٹی تھی، مَیں اندر گئی اور پہریدار کی بات دہرا دی۔ ابھی میری بات پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ بڑی امّی جو غم سے نڈھال پڑی تھیں، جوش میں اٹھیں اور کہا: خبردار! ایسی بات منہ سے نہیں نکالنی جب تک اعلان نہ ہوجائے۔ مَیں نے آپؓ سے کبھی ڈانٹ نہیں کھائی تھی لیکن سمجھ گئی کہ یہ آپ کی غیرت کا تقاضا تھا۔

پھر خلیفہ ثالثؒ آپؓ کے داماد تھے اور بھتیجے بھی۔ لیکن حضورؒ سے ہر بات میں مشورہ لینا اور اس پر عمل کرنا ہی آپ کا دستور رہا۔ آپؓ کا عمل ایسا تھا کہ گویا آپؓ کا کچھ مقام ہی نہیں سب کچھ نظام خلافت اور نظام جماعت سے ہی وابستہ ہے۔

میرے والدین بھی اُسی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفہ ثالثؒ اور میرے والد (حضرت ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب) بھائی بھی تھے اور ہم زلف بھی۔ حضورؒ کی خلافت سے قبل کئی بار ہم خاندان اکٹھے ہوتے۔ بڑے ایک جگہ بیٹھتے تو شکار اور سیروں کی باتیں ہوتیں۔ حضورؒ بڑے ہونے کی وجہ سے ابّا کو چھیڑتے تو ابّا ناراض بھی ہوجاتے۔ لیکن جونہی حضورؒ خلیفہ بنے، ابّا کا مزاج ہی بدل گیا۔ ہر بات ماننا اپنا فرضِ اوّلیں سمجھتے۔ ایک بار کسی کی شکایت پر حضورؒ نے اجتماع کے موقع پر حضرت چھوٹی آپا کو خط لکھا کہ جماعتی تقریبات میں غیرمناسب لباس پہن کر آنے پر پابندی لگائیں۔ اُس زمانہ میں اونچی قمیضوں کے ساتھ بیل باٹم پاجامے چلے ہوئے تھے۔ مَیں اونچی قمیض تو نہیں پہنتی تھی لیکن بیل باٹم پہنتی تھی۔ اجتماع کے وقت مَیں لاہور میں تھی اس لئے حضورؒ کی ہدایت کا علم نہیں تھا۔ جب لاہور سے واپس آئی اور ابّا کو سلام کیا تو آپ کی نظر میرے پاجامہ پر تھی اور جواب میں ایک جھڑکی ملی کہ تمہیں پتہ نہیں کہ حضرت صاحب نے کیا فرمایا ہے، اگر تم مجھے پھر اس لباس میں نظر آئیں تو میرا تمہارا تعلق ختم۔ بعد میں چھوٹی آپا نے وضاحت کی تو ابّا کی ناراضگی دُور ہوئی۔

اس واقعہ کے تناظر میں دیکھیں کہ حضور انور ایدہ اللہ نے بھی لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے گزشتہ اجتماع کے موقع پر پردہ کے بارے میں نصائح فرمائی ہیں۔ کتنے والدین ایسے ہیں جن کا ردّعمل میرے ابّا جیسا ہے!!!

میرے ابّا نے میرے بارہ میں سوچا ہوا تھا کہ میری ایک ہی بیٹی ہے اور اسے مَیں نے بیاہ کر دُور نہیں بھیجنا اور اگر بیرون ملک کوئی رشتہ ہو تو پھر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب لندن سے میرا رشتہ آیا تو ابّا کا ردّعمل تو فوری تھا۔ اس پر میری امّی کو چونکہ ابّا کی طبیعت کا علم تھا اس لئے وہ چپکے سے حضورؒ کے پاس گئیں اور معاملہ پیش کیا۔ اس پر حضورؒ نے فرمایا: امۃ الحئی کے رشتہ کا فیصلہ مَیں کروں گا۔ چنانچہ اس کے بعد ابّا کے بولنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اپنے سب جذبات ایک طرف رکھ کر خلیفۂ وقت کے فیصلہ کو قبول کرتے ہوئے مجھے پردیس رخصت کردیا اور خود دعاؤں میں لگ گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات ہوئی تو ابّا علاج کے لئے انگلینڈ میں تھے۔ خبر ملتے ہی ہم سب پاکستان روانہ ہوئے۔ خلیفہ رابعؒ کا انتخاب ہوگیا اور حضورؒ پہلی بار اندر تشریف لائے تو ابّا نے سب سے آگے بڑھ کر گلے سے لگایا اور اُسی وقت حضور کہہ کر مخاطب کیا۔ اگرچہ حضرت خلیفہ رابعؒ سے عمروں کے فرق کی وجہ سے کبھی بھی بے تکلّفی کا تعلق نہیں رہا تھا۔ لیکن بعد کی زندگی میں ابّا کا حضورؒ سے ادب اور احترام کا تعلق ہمیشہ نمایاں رہا۔

بعض خلفاء کی بیویوں کو بھی مَیں نے دیکھا جو آج ہم میں نہیں ہیں۔ حضرت چھوٹی آپا، حضرت مہر آپا، خالہ امّی (حرم حضرت خلیفہ ثالثؒ) اور چچی آصفہ (حرم حضرت خلیفہ رابعؒ)۔ کبھی کسی کو خلفاء سے اونچی آواز میں بات کرتے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ احترام اور اخلاص اور اعتقاد ہوتا تھا۔ بلکہ اگر کسی کی کوئی بات احترام کے خلاف بھی نظر آئی تو نہایت احسن طریق پر سمجھایا۔ اسی طرح پھوپھی باچھی جو حضرت خلیفہ ثانیؓ کی بہت لاڈلی بیٹی اور حضرت خلیفہ ثالثؒ کی خاص بہن تھیں۔ اُن کی حضرت خلیفہ رابعؒ کے ساتھ پہلے بے تکلّفی بھی تھی لیکن حضورؒ کے خلیفہ بننے کے بعد انداز ہی بدل گیا، ہمیشہ نیچی نظر اور نیچی آواز کے ساتھ بات کرتیں جس میں احترام اور اطاعت کا پہلو نمایاں ہوتا۔

میرے سُسر محترم عبدالسلام صاحب کو بھی مَیں نے خلافت پر قربان ہونے کے لئے ہمہ وقت تیار پایا۔ آپ ہمیشہ کہتے کہ دین العجائز اختیار کرو۔ جب آپ کے خاندان میں کسی عزیز نے حضرت خلیفہ ثالثؒ کے ساتھ ذاتی اختلاف کیا تو آپ نے اس معاملہ پر حضورؒ کا ساتھ دیا اور کسی کی قطعاً پرواہ نہیں کی بلکہ اپنے سارے خاندان کو چھوڑنے کا فیصلہ بھی کرلیا۔ اگر کبھی کوئی آ کر کہتا کہ حضورؒ تک ہمارا مؤقف بھی پہنچائیں تو کہتے کہ مَیں نے بیعت کی ہے، اس لئے اگر کوئی ذاتی خیال بھی ہوگا تو اُس کا بھی اظہار نہیں کروں گا۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کو حضرت مصلح موعودؓ کی نصائح

لجنہ اماء اللہ ناروے کے سہ ماہی رسالہ ’’زینب‘‘ اپریل تا جون 2008ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی وہ نصائح درج ہیں جو آپؓ نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کو بغرض تعلیم انگلستان روانہ ہوتے وقت فرمائیں۔ ان نصائح میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

☆ انگلستان بھجوانے کی وجہ یہ ہے کہ تم اُن ہتھیاروں سے واقف ہوجاؤ جن کو دجال اسلام کے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ اُن میں کوئی اچھی بات دیکھو تو وہ تم کو مرعوب نہ کرے کیونکہ اگر وہ بات مسلمانوں میں نہیں تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ اسلام میں نہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں نے بھلا دی۔

☆ روزانہ سورۃ کہف کی دس ابتدائی اور دس آخری آیات پڑھ کر مطالب پر غور کرو، وہاں کی کوئی بُری بات تم پر اثر نہیں کرے گی۔

رات کو بلاناغہ تین بار آیت الکرسی اور تینوں قُل پڑھ کر اپنے ہاتھ پر پھونک کر سر اور دھڑ پر پھیر لیا کرو اور پھر یہ دعا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ اِلَیْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّ رَھْبَۃً اِلَیْکَ۔ لَامَلْجَاءَ وَ لَا مَنْجَاءَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ۔ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

اگر تم سمجھ کر اس دعا کو پڑھو گے تو اس میں ایسا روشن نُور پاؤ گے جو دل کو محبتِ الٰہی سے بھر دے۔

☆ اپنے لئے نُور پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ، قرآن کریم کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق، تہجد ہے۔

☆ قرآن کی تلاوت کو نہ بھولنا۔ علم و عمل کے لئے وہی سب کچھ ہے۔ اس کے سوا جو کچھ ہے لغو ہے، فضول ہے بلکہ زہر ہے۔

☆ دعا عبادت کا مغز اور مومن کی جان ہے۔ جو دعا میں غفلت کرتا ہے، متکبر ہے۔ دعا اس کا نام نہیں کہ انسان منہ سے کہہ دے۔ دعا پگھل جانے کا نام ہے، موت اختیار کرنے کا نام ہے، تذلّل اور انکسار کا نمونہ بن جانے کا نام ہے۔

اگر دعا کے ساتھ کوئی کیفیت پیدا نہ ہو تو وہ دعا نہیں، الٰہی قہر کے بھڑکانے کا ایک شیطانی آلہ ہے۔

☆ اللہ کی محبت پیدا کرو کہ اِس سے زیادہ محبت کے قابل کوئی وجود نہیں۔

☆ بدنامی کے مواقع سے بھی بچو۔

☆ غذا میں پرہیز رہے۔ یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حلال غذا سے حلال خون پیدا ہوتا ہے۔ اگر غذائیں حرام ہوں گی تو خون بھی خراب ہوگا اور خیالات بھی گندے ہوں گے۔

☆ تبلیغ زبان سے بھی اور حسن اخلاق سے بھی۔

☆ علمی مذاق والوں کی صحبت کو اپنے دل کی تسکین کا ذریعہ بناؤ۔

☆ امام مسجد خلیفہ کا نمائندہ ہے۔ اس کی اطاعت اور اس سے تعاون ایمان کا ایک جزو ہے۔

☆ اس وقت سب عزت احمدیت میں ہے۔ پس احمدیت کے چھوٹے سے چھوٹے کام کو دنیا کی ہر عزت سے مقدّم سمجھو۔ اگر اس میں کوتاہی ہوئی تو اپنی عاقبت بگاڑ لوگے۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں، میری تحریروں اور اخباراتِ سلسلہ کے پڑھنے کی عادت ڈالو کہ اِن میں زندگی کا پانی ہے۔

☆ سب نصیحتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے بنو۔ ہم سب فانی ہیں اور وہی زندہ اور حاصل کرنے کے قابل ہے۔ اس کا چہرہ دنیا کو دکھانے کی کوشش کرو۔ اپنی زندگی اسی کے لئے کردو۔ ہر سانس اسی کے لئے ہو، وہی مقصود ہو، وہی مطلوب ہو، وہی محبوب ہو۔ جب تک دنیا میں اُس کا نام روشن نہ ہو تم کو آرام نہ آئے، تم چین سے نہ بیٹھو۔

ماہنامہ ’’خالد‘‘ ربوہ اپریل 2007ء میں شائع ہونے والی مکرم چودھری محمد علی مضطر عارفی صاحب کی ایک غزل سے انتخاب پیش ہے:

اشک در اشک سیاحت کی ہے
گھومنے پھرنے کی عادت کی ہے
تجھ کو سوچا ہے تجھے چاہا ہے
جب بھی کی تجھ سے محبت کی ہے
ہم نے اظہار کی راہیں کھولیں
ہم نے لفظوں سے بغاوت کی ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
26th December 2008 – 1st January 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 26th December 2008

00:00 Tilawat, Dars & MTA International News
01:05 Al Maaidah: a cookery programme teaching how to prepare various dishes.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th September 1996.
02:40 Huzoor's Tours: Programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
03:40 Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 13th May 1998.
04:50 Moshaairah: an evening of poetry in celebration of the Khilafat Centenary.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Live proceedings from Qadian, India: start of Jalsa Salana Qadian, including a variety of poems and a documentary.
07:30 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Qadian, India.
08:30 Jalsa Salana Qadian: Live proceedings from Qadian including a variety of poems, discussions with various VIP guests and a documentary on Dar-ul-Masih.
09:55 Jalsa Salana Qadian: live proceedings from Qadian, including flag hoisting ceremony and opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
11:55 Jalsa Salana Qadian: live proceedings from Qadian, including poems and a documentary about Bahishti Maqbara.
13:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Qadian, India. Followed by repeat of live proceedings from Qadian.
14:15 Dars-e-Hadith
14:30 Jalsa Salana Qadian: repeat of earlier proceedings, including poems and a documentary on Dar-ul-Masih, Qadian.
15:55 Jalsa Salana Qadian: repeat of earlier proceedings, including flag hoisting ceremony and opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
18:30 Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:45 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings from Qadian, including a documentary and various poems.
21:45 Friday Sermon
22:45 Jalsa Salana Qadian 2008: repeat of earlier proceedings.

Saturday 27th December 2008

00:10 Jalsa Salana Qadian: repeat of earlier proceedings, including flag hoisting ceremony and opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
02:10 Jalsa Salana Qadian: live proceedings from Qadian, including poems and a documentary about Bahishti Maqbara.
02:55 Friday Sermon
03:55 Jalsa Salana Qadian: repeat of earlier proceedings from Qadian.
06:00 Jalsa Salana Qadian: Live proceedings from Qadian, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
07:45 Jalsa Salana Qadian: a discussion programme with various VIP guests.
08:35 Minara-tul-Masih: a documentary on the famous Qadian landmark.
09:00 Jalsa Salana Qadian: live proceedings from Qadian, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
12:20 Qadian: a documentary on various places within Qadian.
12:35 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings, including various interviews and a documentary on Masjid Mubarak.
13:35 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings from the morning session.
14:50 Jalsa Salana Qadian: repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
15:50 Jalsa Salana Qadian 2008: repeat of earlier proceedings from Qadian.
17:20 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings, including a variety of interviews, a documentary and an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
20:20 Jalsa Salana Qadian: repeat of earlier proceedings, including a documentary on Qadian and various interviews.
21:55 Jalsa Salana Qadian: repeat of address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.

Sunday 28th December 2008

00:00 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
03:30 Jalsa Salana Qadian: Live proceedings from Qadian, including interviews with various Jalsa attendees.
04:20 Langar Khana Qadian: a documentary on the arrangements for feeding the guests attending the Jalsa.
04:30 Jalsa Salana Qadian: live proceedings from the morning session, including various Urdu speeches.
06:00 Jalsa Salana Qadian: Live proceedings of the morning session on day 3.
09:30 Jalsa Salana Qadian: Live proceedings from Qadian, including an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
12:00 Jalsa Salana Qadian: Live proceedings from Qadian, including various interviews and a documentary on Jamia Ahmadiyya Qadian.
12:45 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings, including interviews and a documentary.
13:45 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings from the morning session of day 3.
16:00 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings including interviews, documentaries and speeches from the men's Jalsa Gah.
18:45 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
21:15 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings, including a documentary on Jamia Ahmadiyya Qadian.
23:00 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings including interviews, documentaries and speeches from the men's Jalsa Gah.

Monday 29th December 2008

00:00 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
03:30 Jalsa Salana Qadian: Live proceedings from Qadian, including interviews and a documentary on Qadian.
04:30 Jalsa Salana Qadian: Live proceedings from the morning session of day 4. Including Tilawat, Urdu poem and a variety of speeches in Urdu by VIP guests.
06:00 Jalsa Salana Qadian: Live proceedings, including speeches by various guests and interviews with VIP's.
08:15 Documentary on the various offices in Qadian.
08:20 Jalsa Salana Qadian 2008: Live proceedings from Qadian, including a discussion programme.
09:45 Jalsa Salana Qadian 2008: Live proceedings from Qadian of the concluding session. Including Tilawat, Urdu poem, speeches by distinguished guests and concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
12:00 Jalsa Salana Qadian: Live proceedings from Qadian, including interviews with various guests and a documentary on Bait-ud-Dua.
13:00 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings, including speeches by various guests, interviews and a documentary on the various offices in Qadian.
15:30 Jalsa Salana Qadian 2008: repeat of proceedings from Qadian, including a discussion programme.
17:00 Jalsa Salana Qadian 2008: repeat of proceedings from Qadian of the concluding session. Including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
18:30 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings, including speeches by various guests, interviews and a documentary on the various offices in Qadian.
20:30 Jalsa Salana Qadian 2008: repeat of proceedings from Qadian, including a discussion programme.
22:00 Jalsa Salana Qadian 2008: repeat of proceedings from Qadian of the concluding session. Including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.

Tuesday 30th December 2008

00:00 Jalsa Salana Qadian: repeat of proceedings, including speeches by various guests, interviews and a documentary on the various offices in Qadian.
02:30 Jalsa Salana Qadian 2008: repeat of proceedings from Qadian, including a discussion programme.
03:30 Jalsa Salana Qadian 2008: repeat of proceedings from Qadian of the concluding session. Including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 3rd April 2005.
08:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
09:30 Peace Symposium
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:00 Tilawat, Dars & MTA News
12:55 Bangla Shomprochar
13:55 Jalsa Salana Qadian 2007: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 31st December 2007.
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 3rd April 2005. [R]
16:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
17:50 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
18:30 Arabic Service
19:25 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon, recorded on 26th December 2008.
20:25 MTA International News
20:55 Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
22:00 Jalsa Salana Qadian 2007

Wednesday 31st December 2008

00:00 Tilawat, Dars & MTA News
01:00 Learning Arabic: lesson no. 20.
01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:45 Peace Symposium
03:15 Question and Answer Session
04:30 Jalsa Salana Qadian 2007: Concluding address
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 9th April 2005.
08:05 Lajna Magazine
08:55 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th November 1996.
10:10 Indonesian Service
11:05 Swahili Muzakarah
12:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 5th December 1986.
14:55 Jalsa Salana Speeches
15:35 Art Class with Wayne Clements.
16:15 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
17:00 Question and Answer Session [R]
18:15 Dars-e-Hadith
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:30 MTA International News
21:00 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 9th April 2005. [R]
21:50 Jalsa Salana Speeches [R]
22:15 Lajna Magazine
23:00 From the Archives [R]

Thursday 1st January 2009

00:00 Tilawat & MTA News Review
00:55 Hamaari Kaenaat
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:35 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 5th December 1986.
03:50 Art Class with Wayne Clements
04:30 Lajna Magazine
05:30 Jalsa Salana Speeches
06:00 Tilawat, Dars & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 29th January 2006.
08:05 English Mulaqa'at: Recorded on 16th April 1994.
09:05 Aaina: The inside story of 1953
10:05 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 27th May 2007.
12:05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:20 Bangla Shomprochar
14:20 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd September 1997.
15:20 English Mulaqa'at [R]
16:25 Aaina: The inside story of 1953 [R]
17:25 Friday Sermon: recorded on 27/05/2005. [R]
18:30 Live Arabic Service
20:30 MTA International News
21:00 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:05 Aaina: The inside story of 1953 [R]
23:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 12 December , 2008 | Issue No. 50

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا برطانیہ کی مختلف جماعتوں کا دورہ اور مساجد و مراکز کا افتتاح۔

آج اس تاریکی کے دور میں جماعت احمدیہ روشنی کی طرح ہے۔ (بریڈفورڈ کے ممبر پارلیمنٹ کی طرف سے جماعت کو خراج تحسین)

بریڈفورڈ میں جماعت احمدیہ کا بہت مثبت کردار رہا ہے۔ (ڈپٹی لارڈ میئر بریڈفورڈ)

جماعت احمدیہ ایک جماعت کی حیثیت سے ہمیشہ امن، پیار اور محبت کا پیغام پھیلاتی ہے۔ یہ مسجد ہمیشہ نیک کاموں کے لئے روشنی کا گھر رہے گی۔ یہاں سے ہمیشہ محبت، پیار، صلح اور خیر کا پیغام جائے گا۔ (تقریب عشائیہ میں حضور انور ایدہ اللہ کا نہایت پُرمغز اور جامع خطاب)

مسجد المہدی میں حضور ایدہ اللہ کا ورود مسعود۔ والہانہ استقبال۔ مسجد کا معائنہ و یادگاری تختی کی نقاب کشائی۔ مسجد المہدی کے تعمیراتی کوائف۔ خطبہ جمعہ کے ساتھ مسجد کا افتتاح۔ مساجد کی تعمیر کی غرض و غایت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے کی تاکید۔ مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے منعقدہ تقریب عشائیہ میں ڈپٹی لارڈ میئر بریڈفورڈ ممبران پارلیمنٹ، مختلف مذاہب کے نمائندگان، ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء و دیگر متعدد اہم سرکاری و غیر سرکاری شخصیات کی شمولیت اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد اور نیک تمناؤں کا اظہار

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

7/نومبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق بریڈفورڈ میں تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ مسجد ''مسجد المہدی'' کے افتتاح کے لئے بریڈفورڈ کے لئے روانگی تھی۔

صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ بریڈفورڈ (Bradford) کے لئے روانہ ہوا۔

Scunthorpe سے بریڈفورڈ کا فاصلہ 62 میل ہے۔ سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ''مسجد المہدی'' بریڈفورڈ میں ورود مسعود ہوا۔ بریڈفورڈ اور اردگرد کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ احباب نے بڑے پُرجوش اور ولولہ انگیز نعرے بلند کئے اور بچیوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے۔ آج اس شہر کے یہ مکین خوشی و مسرت سے معمور تھے۔ ان کی زندگیوں میں یہ انتہائی مبارک اور بابرکت دن آیا تھا کہ ان کی یہ وسیع و عریض انتہائی خوبصورت مسجد اپنی تکمیل کو پہنچی تھی اور حضور انور کا بابرکت وجود ان کے درمیان موجود تھا۔ اس سعادت پر ہر ایک کا سَر اللہ کے حضور جھکا ہوا تھا۔

حضور انور مسجد کے بیرونی گیٹ سے باہر ہی گاڑی سے نیچے آئے اور ہاتھ ہلا کر احباب کے نعروں کا جواب دیتے رہے۔

''مسجد المہدی'' شہر کی سب سے اونچی پہاڑی پر واقع ہے اور شہر کے مختلف حصوں سے نظر آتی ہے اور پھر مسجد کے بیرونی احاطہ سے سارا شہر بھی نظر آتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بیرونی احاطہ سے شہر کا نظارہ کیا اور صدر صاحب جماعت بریڈفورڈ ساؤتھ نے بتایا کہ فلاں فلاں جگہ دوسروں کی مساجد کا کچھ حصہ یہاں سے نظر آتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور پھر نیچے ہال میں تشریف لے گئے اور ہال کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد المہدی'' میں آمد، استقبال کے مناظر اور نقاب کشائی کی تقریب کو BBC ٹیلیویژن نے Live نشر کیا۔ مقامی BBC ریڈیو نے بھی Live پروگرام پیش کیا۔

برطانیہ کی سرزمین میں پہلی بار یہ واقع ہوا کہ BBC ٹیلیویژن نے کسی جماعتی تقریب یا پروگرام کو Live ٹیلی کاسٹ کیا۔ ہال کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مسجد المہدی

''مسجد المہدی'' کی تعمیر کے لئے بریڈفورڈ میں شہر کی سب سے اونچی پہاڑی پر 6ء0 ایکڑ (پانچ کنال) جگہ 1999ء میں خریدی گئی اور اسی سال مقامی کونسل نے مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دی۔ 2/اکتوبر 2004ء کو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ نومبر 2006ء میں اس کی باقاعدہ تعمیر کا آغاز ہوا۔ اور صرف دو سال کے عرصہ میں اس خوبصورت مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس مسجد کا کل رقبہ 2194 مربع فٹ ہے اور یہ مسجد تین بڑے ہالز پر مشتمل ہے۔ سب سے اوپر والا ہال مردوں کے لئے اور درمیان میں خواتین کا ہال ہے۔ اور سب سے نیچے والا ہال مختلف پروگراموں کے انعقاد کے لئے ہے۔

مسجد کے گنبد کا قطر 8ء6 میٹر ہے اور مسجد کے چار مینار ہیں۔ دو بڑے میناروں کی اونچائی زمین کے اوپر سے 6ء5 میٹر اور دو چھوٹے میناروں کی اونچائی 5ء2 میٹر ہے۔

حضور انور کا خطبہ جمعہ

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد المہدی'' تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بریڈفورڈ کی سرزمین سے یہ پہلا ایسا خطبہ تھا جو MTA پر Live نشر ہوا۔ آج اس خطبہ جمعہ کے ساتھ بریڈفورڈ میں اس پہلی مسجد کا افتتاح بھی ہو رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ ابراہیم کی آیت 32 کی تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا:

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آج بریڈفورڈ کی جماعت کو بھی یہ مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ اس علاقہ میں تعمیر ہونے والی جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہے۔ یہ مسجد شہر کی کافی اونچائی پہ ہے اور یہاں سے سارا شہر بھی نظر آتا ہے اور سارے شہر سے یہ مسجد نظر آتی ہے اور اس لحاظ سے اس مسجد کی ایک نمایاں حیثیت ہوگئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس مسجد کی تعمیر پر 23 لاکھ پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں اور تقریباً 600 مردوں اور 600 خواتین کی گنجائش کے دو بڑے ہال ہیں۔ لجنہ اماء اللہ UK اور خدام الاحمدیہ یوکے نے بھی اس تعمیر میں بڑھ چڑھ کر چندے دئے ہیں اور پھر لوکل جماعت بریڈفورڈ نے بھی کافی قربانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے اس گھر کو تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے وہ مقصد پورا کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ اُس خدا کے لئے وہ خالص دل پیدا کرنا ضروری ہے جس میں اس کی رضا کے حصول کا مقصد کوٹ کوٹ کر بھرا ہو۔ جس میں خالصتاً للہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا جذبہ بھی موجزن ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو دنیا میں خدا تعالیٰ کا گھر بنائے گا خدا تعالیٰ اس کے بدلے جنت میں اس کے لئے گھر بنا دے گا۔

حضور انور نے فرمایا: ہماری مساجد اس تعلیم کا پرچار کرنے والی ہیں جو پیار و محبت اور حلم کی بنیاد ڈالنے والی ہے۔ ہم تو ہر حال میں صلح کا ہاتھ بڑھاتے ہوئے دنیا کو امن دینے کے خواہش مند ہیں۔ ہماری مساجد تو خدائے واحد کی عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ ہم میں سے ہر احمدی کے قول و عمل سے اس بات کا اظہار ہونا چاہئے کہ وہ محبتوں کا علمبردار ہے۔ دلوں کو جوڑنے والا ہے، فتنہ و فساد کو دنیا سے عمومی طور پر ختم کرنے والا اور رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا عملی اظہار کرنے والا ہے۔ تبھی یہ مسجد ہمارے اس مقصد کو پورا کرنے والی ہوگی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے اور تبھی ہماری تبلیغ دوسروں پر اثر کرنے والی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کو راضی کرنے کے لئے جو شخص ہر ایک بدی سے بچتا رہے اس کو متقی کہتے ہیں''۔ قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علت غائی ہے۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ تقویٰ کے ساتھ خالص اللہ تعالیٰ کا ہو کر اپنی نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کرے اور آپس میں پہلے سے بڑھ کر پیار و محبت اور بھائی چارے کے تعلقات پیدا کرے۔

حضور انور نے فرمایا: جو آیت مَیں نے شروع میں تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے دو اہم حکم عطا فرمائے ہیں۔ ان میں سے پہلا حکم نمازوں کا قیام ہے اور دوسرا حکم خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنا ہے۔ عجیب تصرف الٰہی ہے کہ ہارٹلے پول کی مسجد کا جب افتتاح ہوا تو اس وقت بھی تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز ہو رہا تھا اور آج بھی اس مسجد کے افتتاح کے ساتھ تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ تحریک جدید کے منصوبے سے احمدیت کا پیغام پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور شان کے ساتھ ہندوستان سے باہر کے ممالک میں پھیلا۔ آج تمام دنیا میں جماعتی ترقیات اصل میں اس تحریک جدید کا ثمرہ ہے۔ پس آج آپ کو ایک جوش کے ساتھ دعوت الی اللہ اور مالی قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے اور یہی حقیقی شکرانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ہمیشہ ایسی قربانی کرنے والی عورتیں، مرد بچے اور بوڑھے عطا فرماتا چلا جائے جو دنیا کی بجائے آخرت پر نظر رکھتے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ و عصر جمع کرکے پڑھائیں اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ نماز جمعہ پر مسجد کے تمام ہالز بھر گئے تھے۔ باہر لگی ہوئی مارکی میں بھی احباب نے نماز ادا کی۔ حاضری دو ہزار کے لگ بھگ تھی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد انتظامیہ کی طرف سے تمام احباب مرد و خواتین اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں